فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ وَهُدًى لِلنَّاسِ

الحمد للہ کہ رسالہ

حق نما

جسمین نہایت شایستگی اور خوبی سے جماعت مرزائیہ کی ہدایت کی گئی ہی
اور انھین راہ حق کی طرف دعوت دیگئی ہی اور اس جلسۂ اسلامیہ
لاہور کی روئداد بھی ہی جو مرزا صاحب کی تحریک سے ہوا تھا
اور پیر مہر علی صاحب اسمین آئے تھے اور مرزا صاحب نہین آئے۔

حسب فرمائش حامی اسلام مولوی سید کرم علی صاحب رئیس کٹک

حق نمائے رد قادیانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ اللہ العلی العظیم ونصلی علی رسولہ الکریم

برادران اسلام! یہ عاجز آپکو ایک مہتم بالشان دینی امر کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہے۔ اور امید رکھتا ہے کہ آپ اخوت اسلامی کے خیال سے اور دعوت دینی کی نظر سے پوری توجہ فرمائینگے خیرخواہون کی باتون کی طرف توجہ نکرنا اور ایک طرفہ ڈگری کردینا عقل و انصاف سے نہایت بعید ہے۔ کچھ عرصہ سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعوی کا ذکر اونکے رسالون مین بہت کچھ دیکھا گیا اور اونکے اخبارون اور اشتہارون مین بہت زور دیکھا جاتا ہے۔ مگر اللہ تعالی نے جنھین کچھ علم کے ساتھ فہم سلیم اور انصاف پسندی عنایت کی وہ بالیقین انھین کی کتابین اور رسائل دیکھکر اونکی واقعی حالت سے واقف ہو سکتے ہین اس مین شبہہ نہین کہ ایسے حضرات انھین کے مختلف رسائل دیکھکر یقینی طور سے انھین کاذب کہدینگے۔ کیونکہ باوجود دعوی نبوت کے اونکی تحریرون مین نہایت تناقض اور اختلاف ہے اور سچے نبی کی ایسی تحریرین نہین ہو سکتین ارشاد خداوندی ہے ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا۔ وہ صرف اختلاف ہی نہین ہے بلکہ اونمین جھوٹی باتون کا انبار ہے۔ اونکی تحریر کی روش اور بدلفظیان سے اونکی بدزبانیان اہل دانش واقف کار کو صاف بتارہی ہین کہ وہ سچے نہ تھے اہل صدق اور صادقون کا طرز اونکی تحریرون مین ہرگز نہین ہے۔ اسکے علاوہ جو دلیلین انھون نے اپنی صداقت مین پیش کی ہین اگر انکا بیان سچ مان لیا جائے تب بھی وہ صادق نہین ٹھہر سکتے۔

اونکی صداقت کی دلیلون مین امور ذیل پیش کئے جاتے ہین

مثلاً (۱) دعاؤنکا قبول کیا جانا (۲) حقائق و دقائق قرآن مجید کا اونپر منکشف ہونا۔ (۳) پیشین گوئیون کا پورا ہونا۔ یہ دعوے اگر صحیح مان لیے جائین تو بھی اونکی مسیحیت کی صداقت

ما کہ مرزا صاحب لکھ رہے ہین - مگر یہ امر یقینی ہے کہ ثابت نہین کر سکتا - اسی بیان مین
ا صاحب لکھتے ہین - اوس نے ابتدا سے اپنے نبی مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے
دی گئی کہ جس شخص کی ہمت اور دعا اور قوت بیان اور تاثیر کلام اور انفاس کافر کش سے
صلیبی فتنہ فرو ہوگا اوسی کا نام اوسوقت عیسی اور مسیح موعود ہوگا (صلہ ۴) مرزا صاحب نے
اپنے قلم سے مسیح موعود کی جو علامتین بیان کین ہین - ہم اسی قول پر فیصلہ کو منحصر کرتے ہین
مر ایسا آسان ہے کہ کسی حق پسند پر پوشیدہ نہین رہ سکتا - اب اگر جماعت مرزائی مین
حق طلبی ہے تو خدا کے لئے صاف طور سے کہے - کہ مرزا صاحب نے مسیح موعود ہونے دعوی
مگر یہ بتائیے کہ جو علامتین مسیح موعود ہونے کی بیان کی تھین اونمین سے کسیکا بھی ظہور اون سے
- خوب غور کرکے جواب دیجیے - فرمائیے کہ بیس پچیس برس تک مرزا صاحب نے صلیبی فتنہ
فرو کرنے مین ہمت اور دعا کی یا نہین اگر کی تو بتائیے کہ اُسکا کیا اثر ہوا - فتنہ کا فرو ہونا تو
یت عظیم الشان بات تھی - اوسکے فرو ہونے کی کوئی علامت کوئی نشانی پائی گئی - حاشا و کلا
رمائیے - کہ اونھون نے اسی نوے رسالے کتابین لکھ ڈالین - مگر یہ تو بتلائیے کہ اتنے انبار
ہکے رسالے اس فتنہ کے فرو کرنے مین لکھے اور جس قدر اور علما کی تحریرون سے فائدہ ہوا اوسکے
ن سے زیادہ کیا فائدہ ہوا آنکھین کھولکر اور نظر کو وسیع کرکے جواب دینا چاہیے - پھر یہ کہیے
ونکے قوت بیانی اور تاثیر کلام نے کیا نتیجہ دکھایا - کتنے صلیب پرست دشمن اسلام اونکے بیان
رت باسلام ہوئے - اونکے تاثیر کلام سے صلیب پرستونکی حالت پر کیا اثر ہوا - کیا اونکے تعصبات
ی ہوگئی ؟ کیا وہ اسلام کے دشمنی سے دست بردار ہوگئے ؟ ہزارون افسوس ایسا تصور بھی
ل کیا جاتا ہے کہ صلیب پرستون نے اسلام کے مٹنے اور اوسکے ذلیل کرنے مین کون دقیقہ
ٹھا رکھا ؟ اس سوال کا جواب بجز اسکے اور کچھ نہین کہا جا سکتا کہ ہرگز نہین - اونکے سلطان
ی اور قوت بیانی کا دعوی ہو رہا ہے مگر اوسکا اثر تو کچھ بھی ظاہر نہوا - البتہ اگر ہوا تو اولٹا اثر ہوا
صلیبی فتنہ کی قوت بہت زیادہ ہوگئی اور اونکے خلیفہ کیوقت مین اوسنے ترقی ہو رہی ہے

ردو ایک یا چار پانچ اونکے ہاتھ پر تائب ہوئے ہون تو کسی شمار مین نہین ہو سکتا اگلے بزرگون کا تذکرہ تو جانے دیجیے اسوقت
دہ ہاتھ پر بعض بعض صلیب پرست تائب ہوئے تھے - مرزا صاحب کے اس شور وغل کے بعد اگر کوئی تائب ہوا ہو تو وہ مسیح موعود کی علامت نہین

ہرگز ثابت نہین ہو سکتی کیونکہ دعا کا قبول ہونا بھی یا مہدی موعود سے مخصوص نہین ہے بعض اولیا راﷲ اس صفت کے ساتھ مخصوص ہوئے ہین - حضرت معاذ رضی اﷲ عنہ کے حال مین لکھا ہے کہ جس بات کے لیے آپ قسم کھا لیتے تھے وہ ضرور پوری ہوتی تھی - پھر یہ کہ دنیا مین قبولیت دعا تو مسلمان سے بھی مخصوص نہین ہے - کافر کی بھی دعا قبول ہوتی ہے - دیکھا جائے کہ پادری گرجاؤن مین دعا کرتے ہین پھر اونکی کیسی ترقی ہو رہی ہے اگر عقل و انصاف ہے تو نظر اوٹھا کر دیکھنا چاہیے - اور یہان سے آیت "وما دعاء الکافرین الا فی ضلال" کے معنی کو سمجھنا چاہیے مرزا صاحب کی دعائین اگر قبول ہوئین ہونگی تو اونکا ثمرہ اور نتیجہ پادریون کی دعاؤن کے برابر بھی نہین ظاہر ہوا - پھر دعاؤن سے نبوت اور مہدویت ثابت کرنا کسی صاحب عقل کا کام نہین ہے - قرآن مجید کے حقائق کی نسبت مین کیا کہون - مگر بغیر کہے رہ بھی نہین سکتا - سچ یہ ہے کہ مرزا صاحب کو حقائق قرآنی سے کیا واسطہ - البتہ عوام اور کم علمون کے سامنے دل خوش کن باتین بنانا اور سبز باغ دکھانا اور بڑے زور و شور سے دعوی کرنا خوب آتا ہے اسکا ہمین بھی اقرار ہے - افسوس ہے کہ محض غلط باتین جنکا نشان قرآن مجید مین نہین ہے مرزا صاحب اوسے قرآن سے ثابت بتاتے ہین اور کہین کہدیتے ہین کہ نصوص قطعیہ سے ثابت ہے - فیصلہ آسمانی کے دوسرے حصہ مین ایسی بعض باتون کا حوالہ دیا گیا ہے اب کوئی احمدی اونہین قرآن مجید سے ثابت کر کے دکھائے مگر ہم نہایت زور سے کہتے ہین کہ ہرگز ثابت نہین کر سکتے - بعض باتین بطور مثال یہان بھی ملاحظہ ہون -

(۱) انجام آتھم کے صفحہ [illegible] مین لکھتے ہین - یہ بات کسی پہلو سے درست نہین ٹھہر سکتی کہ دجال کے پادریون کے سوا کوئی اور بھی دجال ہے جو ان سے بڑا ہے - کیونکہ جبکہ خدا نے اپنے پاک کلام مین سب سے بڑا یہی دجال بیان فرمایا ہے - پھر اوسی صفحہ مین لکھتے ہین "قرآن نے تو اپنے صریح لفظون مین دجال اکبر پادریون کو ٹھہرایا (صفحہ ۱۳ و ۱۴)"

مرزا صاحب نے یہ دعوی مختلف عنوان سے متعدد مقامات پر کلام خدا کے طرف منسوب کیا ہے - مگر تمام اہل علم واقف قرآن و حدیث خوب جانتے ہین کہ یہ دعوی محض غلط ہے اگر کسیکو مرزا صاحب کی صداقت کا دعوی ہے تو قرآن مجید کی صریح لفظون سے ثابت کرے

صاحب علم اسے ثابت کرین ۔ مگر ہم یقینی طور سے کہتے ہین کہ نہین کر سکتے کیونکہ نصوص صریحہ قطعیہ سے ثابت ہے کہ وعید اپنے معینہ وقت سے ہرگز نہین ٹلتی اور صحیح بخاری کی روایت سے یقیناً ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمیّہ بن خلف کے وعید کی پیشین گوئی کی تھی اور اُسکی وجہ سے وہ نہایت خائف تھا مگر وہ پیشین گوئی پوری ہو کر رہی اوسکا خوف کچھ کام نہین آیا ۔

(تنبیہ)

مرزا صاحب نے یہ چار جھوٹے دعوے اسلیے کیے تھے کہ احمد بیگ کے داماد کے لیے وعید کی پیشین گوئی کی تھی کہ ڈھائی برس کے اندر مرجائیگا مگر وہ نہ مرا اور اُنکی پیشین گوئی جھوٹی ہوئی ۔ اب مرزا صاحب کو اس جھوٹ کا چھپانا ضرور ہوا ۔ اسلیے متعدد جگہ اسکی بناوٹی اظہار پر زور لگایا کہ احمد بیگ کے مرجانے سے اُسکا داماد نہایت خائف ہوگیا تھا اسلیے اُسکی وعید مین تاخیر ہوگئی پھر اِن جھوٹے دعوی کو خدا اور رسول اور آسمانی کتابون کی طرف منسوب کردیا اور دوسری پیشین گوئی اُسکے موت کی کردی اور وہ بھی جھوٹی ہوئی[1] ۔ اس جھوٹ کے چھپانے کے لیے مرزا صاحب اور اونکے خلیفہ صاحب نے بہت باتین بنائین مگر وہ ایسی مہمل اور بے سروپا تھین کہ اونکے معتقدین اور اونکے صاحبزادے کو بھی شرم[2] آئی ہوگی ۔ اسلیے ایک نیا جواب مشتہر کیا ہے اور احمد بیگ کے داماد کا مصنوعی خط پیش کیا ہے جسکا مضمون مرزا صاحب کے اقوال کے خلاف ہے قدرتِ خدا کہئے یا مرزا صاحب کی تحریر کا کمال کہا جاے کہ اونھین کے اقوال سے اونکا رد ہوجاتا ہے دوسرے رسالہ مین اسکی تفصیل کی جائیگی فانتظروا ۔

مرزا صاحب کی لن ترانیون کا ایک نمونہ اور بھی ملاحظہ کیا جائے (۶-۹) حقیقۃ الوحی مین تحریر فرماتے ہین ۔ جبکہ خدا نے اور اوسکے رسول نے اور تمام نبیون نے آخر زمانے کے مسیح کو اوسکے کارنامون کی وجہ سے افضل قرار دیا ہے تو پھر یہ شیطانی وسوسہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ کیون تم مسیح بن مریم سے اپنے تئین افضل قرار دیتے ہو ۔ یہان مرزا صاحب کہتے ہین کہ حضرت مسیح ابن مریم

[1] اسکا جھوٹا ہونا فیصلہ آسمانی کے دوسرے حصہ مین اور تنزیہ ربانی اور معیار صداقت مین نہایت وضاحت سے ثابت کیا ہے ۱۲ [2] ظاہری شرم تو ان سے کوسون دور ہے البتہ اسکا مجھکو بھی یقین ہے کہ دل مین خجل ہوکر ایک نئی چال یا الہامی جعل کی طرف پناہ پکڑنا چاہا ہے اور احمد بیگ کا مصنوعی یا سازشی خط پیش کیا ہے جسکا حال متعدد فصلی طور پر کیا جائیگا ۱۲

اور مسلمانون کو اور اسلام کو ہر طرح کا تنزل ہے - مرزا صاحب کا آخری جملہ یہ ہے کہ انفاس کافرکش سے یہ فتنہ فرو ہوگا" جماعت مرزائی ذرا سر جھکا کر غور کرے کہ مرزا صاحب کے بیس پچیس برس کے انفاس نے کس قدر کافرکشی کی کتنے کافرون کو مسلمان بنایا؟ ذرا کچھ تو شرمانا چاہیے. باتین بنانے سے دعوی ثابت نہین ہوگا - اون باتون کو دکھائیے جنھین خود مرزا صاحب مسیح موعود کی علامت بتا رہے ہین - ورنہ ایسے جھوٹے مدعی سے علیحدہ ہو جیے - کیا اسمین شک ہو سکتا ہے کہ اس وقت کے مسیح نے تو کافرکشی ہرگز نہین کی بلکہ یہ کہنا نہایت صحیح ہے کہ مسلمان کشی بلکہ اسلام کشی کی کیونکہ دنیا مین جو تقریباً ۲۳ کروڑ مسلمان اون کے اور نہ ماننے والے تھے اونھین کافر بنا دیا اور مستحق کشتن اونھین ٹھہرا دیا - اور تیغ زبان سے اونھین گویا قتل ہی کر دیا - اور اسلام کو گویا ناپید کر دیا - الغرض مرزا صاحب کے انفاس متبرکہ کافرکش کسیطرح نہین ہو سکتے - بلکہ مسلم کش بے شک ہین جنھون نے کروڑون مسلمانون پر ہاتھ صاف کیا - ہزار بلکہ لاکھ طرح سے افسوس ہے کہ ایسے شخص کو مجدد اور مہدی اور مسیح مانا جاتا ہے اور دوسرون سے منوانے کی تدبیرین ہو رہی ہین - سوا اسکے اور کیا کہا جائے کہ صفت اضلال کا دورہ ہے اسلئے اضلال کے مظہر بہت پیدا ہو گئے

(۵۔۳) انجام آتھم کے حاشیہ ص۳۱ و ۳۲ مین لکھتے ہین جس حالت مین خدا اور رسول اور پہلی کتابونکی شہادتون کی نظیرین موجود ہین وعید کی پیشین گوئی مین گو بظاہر کوئی شرط نہو تب بھی بوجہ خوف تاخیر مین ڈالدی جاتی ہے تو پھر اس اجماعی عقیدے سے محض میری عداوت کے لیے مُنھ پھیرنا بدذاتی نہین تو اور کیا ہے؟ اس قول مین مرزا صاحب نے چار دعوے کیے ہین پہلا یہ کہ خدا تعالی کا ارشاد ہے کہ وعید کی پیشین گوئی مین خوف کی وجہ سے تاخیر ڈالدی جاتی ہے - دوسرا یہ کہ رسول خدا کا بھی یہی ارشاد ہے تیسرا یہ کہ متعدد کتب سابقہ مین اسکی شہادت اور اسکا ثبوت ہے کہ خوف کیوجہ سے وعید کی پیشین گوئی مین تاخیر ڈالدی جاتی ہے - چوتھا یہ کہ یہ اجماعی عقیدہ ہے مگر اہل علم یقینی طور سے جانتے ہین کہ چارون دعوے جھوٹ اور محض غلط ہین کسی کتاب آسمانی مین خدا تعالی کا یہ ارشاد نہین کہ وعید کی معینہ پیشین گوئی خوف سے ٹل جاتی ہے - یا اوسمین تاخیر ڈالدی جاتی ہے - اور نہ اوسکے کسی سچے رسول کا یہ ارشاد ہے - نہ ہنود کی کسی کتاب مین ایسا لکھا ہے اور نہ یہ کسی کا عقیدہ ہے - خلیفۃ المسیح یا اور کوئی

اور دوسرا حصہ دیکھا ہوگا اور معلوم کیا ہوگا کہ یہ رسالہ مرزا صاحب کے باب مین واقعی آسمانی فیصلہ ہے
اس حقانی فیصلہ کو حق طلبی کی نظر سے نہ دیکھنا حق سے روگردانی کرنا ہے۔ اس رسالہ مین مرزا صاحب
کی اُس پیشین گوئی کا غلط ہونا نہایت خوبی سے دکھایا ہے۔ جسکے پورا ہونے کو اونھون نے اپنی
صداقت کا نہایت ہی عظیم الشان نشان ٹھہرایا تھا۔ جسکے وقوع مین نہ آنے سے اپنے آپ کو کاذب
قرار دیا تھا جسکے ظہور مین آنے کو تقدیر مبرم بنایا تھا۔ وہ نشان ظہور مین نہ آیا۔ پھر دوسری پیشین گوئیون کی
طرف توجہ کرنے کی کیا ضرورت ہے اب تو مرزا صاحب اپنے مقرر کردہ معیار کے بموجب کاذب ٹھہرے۔

اے بھائیو اگر تمہین قیامت پر ایمان اور دربار الٰہی سے جزا اور سزا پانے پر یقین ہے تو
اب آپ کو مرزا صاحب کے کاذب ماننے مین کیا عذر ہے خدا سے ڈر کر جواب دو اور زبان درازی
کر کے اپنی ناحق کوشی کو طشت از بام نہ کرو۔

شہادت آسمانی اگر آپ نے ملاحظہ کی ہے تو معلوم کیا ہوگا کہ جن گہنون کے اجتماع کو
مرزا صاحب نے اپنی سچائی کیواسطے آسمانی شہادت ٹھہرایا تھا جسکے بیان مین ملمع کاری کا خوب
زور دکھایا تھا۔ اور بار بار اپنے اکثر رسالون مین اپنی صداقت کے ثبوت مین پیش کیا تھا اُسکی ملمع کاری
اس رسالے سے ایسی ہی کھل گئی جیسے آفتاب نصف النہار کیوقت چمکتا ہے۔ البتہ آفتاب کو دیکھنا اور
اُسکی روشنی سے فائدہ اوٹھانا اونھین کا کام ہے جنکی آنکھون مین اللہ تعالیٰ نے بینائی دی ہے
اور اس نعمت خداوندی سے فائدہ اوٹھانا چاہتے ہین طالبین حق اس رسالہ کو ملاحظہ کر کے غور کرین
کہ کوئی صادق باوجود عقل اور علم کے ایسا غلط دعویٰ کر سکتا ہے اور معمولی دعوی ہی نہین بلکہ اوسپر
اسقدر زور اور اصرار ہے کہ خدا کی پناہ اے بھائیو ذرا غور کرو کہ خدا کے رسول ایسے غلط دعوی
کیا کرتے ہین اور محض جھوٹی باتین اپنی صداقت مین پیش کرتے ہین ہرگز نہین نعوذ باللہ **حقیقۃ المسیح**
اگر آپ کے مطالعہ مین آئی ہوگی تو یقین کیا ہوگا کہ حضرت سرور انبیا علیہ الصلوٰۃ و السلام نے
جو علامتین نزول مسیحؑ اور وجود مہدیؑ کی بیان کی ہین اون مین سے کوئی علامت مرزا صاحب
کے وجود شریف کے وقت نہین پائی گئی بلکہ اون علامتون کے برعکس ظہور مین آیا اور آ رہا ہے
اسکے علاوہ بڑے بڑے دعوون کی غلطی دکھا کر مرزا صاحب کا کذب اظہر من الشمس کیا ہے یہانتک کہ
اونھین کے صاف و صریح اقرار سے اونکا کاذب ہونا ثابت کیا ہے۔ مگر حیرت ہے کہ اونکے متبعین کی

علیہ السلام سے افضل ہون اور میرا افضل ہونا خدا اور اُسکے رسول (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اور تمام انبیا نے بیان کیا ہے اب قرآن مجید اور احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتابیں موجود ہین کوئی دکھائے کہ کہان لکھا ہے کہ آخر زمانے کا مسیح (یعنی مرزا غلام احمد) حضرت مسیح ابن مریم سے افضل ہوگا۔ یہ محض جھوٹ ہے کسی آسمانی کتاب اور کسی حدیث رسول اللہ میں اسکا نشان نہین ہے بلکہ خدا اور رسول پر یہ نہایت صریح افترا ہے۔ اگر اس مین شک ہو تو خلیفہ صاحب کسی مقام کا حوالہ دین اور بتائین کہ یہان سے ثابت ہو مگر ثابت نہین کر سکتے "ولوکان بعضہم لبعض ظہیرا"۔ غرضکہ یہان اول خدا پر افترا ہے پھر اوسکے خاص رسول پر اور پھر اوسکے تمام انبیا پر اسلیئے یہان عظیم الشان تین جھوٹ بولے اور اوسے اجماعی عقیدہ بتانا چوتھا جھوٹ ہوا اور پہلے پانچ جھوٹ ملکر نو ہو گئے جن صاحب کو مرزا صاحب کا جھوٹ اور زیادہ دیکھنا ہو وہ رسالہ شہاب ثاقب ملاحظہ کرین اور قدرت خدا دیکھین کہ ایسے علانیہ جھوٹ مرزا صاحب کے حضرات مرزائیون کے روبرو پیش کیے جاتے ہین مگر وہ توجہ بھی نہین کرتے۔ یہ کیا بات بھائیو اس مین کچھ تو غور کرو کیا راست باز طالب حق ایسے ہو سکتے ہین؟ تیسری دلیل پیشین گوئی کا پورا ہونا ہے مگر نذر رکھدیا گیا اور ثابت کر دیا گیا کہ پیشین گوئی کا پورا ہو جانا نبوت یا صداقت کی دلیل ہرگز نہین ہے فیصلہ آسمانی کے حصہ دوم مین کسیقدر اسکا ثبوت ہے اور حصہ سوم مین نہایت متین دلائل سے ثابت کیا گیا ہے اب اگر اس سے بھی چشم پوشی کیجائے تو لطف یہ ہے کہ جو پیشین گوئی صاف اور معرکہ کی تھین وہی پوری نہوئین مولوی ثناء اللہ صاحب مرزا صاحب کی زندگی مین نہایت زور سے چیلنج دیتے رہے کہ پیشین گوئیون کے پڑتال کے لیے جلسہ کر لیا جائے مگر مرزا صاحب باوجود اس شور و غل کے (کہ گویا مناظرہ اور مباہلہ کے لیے پیدا کیے گئے ہین) مولوی ثناء اللہ صاحب کے سامنے نہ آئے اور اب بھی انکا چیلنج ہے۔ مگر کوئی احمدی سامنے نہین آتا۔ باانہمہ پھر بھی وہی غلط اور مجمل گول مول الفاظ کی پیشین گوئیان پیش کر کے اونکی صداقت ثابت کیجاتی ہے۔ بھائیو۔ اگر اونکی صداقت پر تمہین اصرار ہے اور طلب حق ہے تو اونکی پڑتال کے لیے مولوی صاحب سے مناظرہ کر لو کیونکہ وہ قریب رہتے ہین اور اونکے حالات کی طرف اونھین کامل توجہ رہی ہے اور بغیر اسکے پیشین گوئیون کو صداقت مین پیش کرنا زبردستی اور ناحق کوشی ہے۔ طلب حق ہرگز نہین ہے۔ راستی کے طالبون نے فیصلہ آسمانی کا پہلا

کے اعلان مین کوئی دقیقہ اوٹھا نہین رکھا اور کسی ذی علم مشہور اور ممتاز کو نہین چھوڑا جسے اونھون نے اپنا مخاطب بنانا نچاہا ہو۔ مگر اونکے دعوی کی غلطی ایسی اظہر من الشمس تھی کہ کسی راستباز طالب حق پر پوشیدہ نہین رہ سکتی - اسلئے علماے کرام نے اوسکے اظہار کی ضرورت نہین خیال کی۔ اسکے علاوہ اونکی سخت گوئی اور غیر مہذب تحریرون نے اہل کمال کی زبان وقلم کو روکا اور اونکی طرف متوجہ ہونے ندیا۔ اہل بصیرت روشن ضمیر بزرگون نے اپنے فراست اور نور قلبی سے اونکی حالت معلوم کرکے اون سے نفرت کی اور اپنے خدام سے علانیہ اونکی حالت کا اظہار کردیا۔ چونکہ اہل اللہ صاحب دل حضرات کی عادت سکوت اور جھگڑون سے علحدہ رہنے کی ہوتی ہے اسلئے مرزا صاحب کیطرح شور وغل نہین کیا۔ اور اگر کسی بزرگ نے ضرورت سمجھکر مقابلہ کا ارادہ کیا اوسوقت مرزا صاحب سامنے نہ آئے۔ اس تجربہ نے آیندہ اونھین بھی خاموش کردیا۔ اسلئے مرزا صاحب نے خالی میدان پاکر لاجوابی کے دعوے بڑے زور وشور سے کئے یہانتک کہ اپنی بعض تحریرون کو اعجاز بھی سمجھ گئے اس حالت کا ثبوت اس روئداد سے بخوبی ہوتا ہے جو ۱۹۰۰؁ء مین مطبع لاہور قاضی حبیب اللہ صاحب تاجر کتب کے اہتمام سے چھپی ہے۔ اوسکا حاصل یہ ہے کہ پنجاب کے مشہور مشائخ مین مولانا پیر مہر علی شاہ صاحب ہین مرزا صاحب نے اونکے پاس مطبوعہ چٹھی بھیجی جسمین اپنے دعوے کا اظہار کرکے یہ لکھا تھا کہ اگر اسکے ماننے مین آپ کو عذر ہے تو لاہور مین جلسہ کرو۔ اوسمین قرآن مجید کی چالیس آیتون کی تفسیر عربی زبان مین مین بھی کرون اور تم بھی کرو جسکی تفسیر بلحاظ فصاحت وبلاغت عبارت اور باعتبار حقائق ومعارف قرآنیہ کے عمدہ ہو وہ حق پر سمجھا جائے۔ یہ مضمون اشتہارون مین نہایت تعلیون کے ساتھ مرزا صاحب نے مشتہر کیا اور یہ بھی لکھدیا کہ اگر مین اس جلسہ مین نہ آؤن تو مردود۔ جھوٹا ملعون ہون جلسہ کی تاریخ معین ہوگئی۔ اور پیر صاحب بہت سے علما اور معززین اسلام کے ساتھ تاریخ معین پر تشریف لائے اور کئی روز مرزا صاحب کے انتظار مین ٹھہرے مگر مرزا صاحب گھر سے باہر نہ نکلے۔ یہ حالت دیکھکر علما نے اتفاق کیا کہ مرزا لائق خطاب نہین ہے۔ اوسکی اس حرکت سے اوسکی قابلیت اور اوسکی صداقت کا راز فاش اور ظاہر ہوگیا۔ اور معلوم ہوا کہ عوام خواص کو مخاطب بنانے اور دعوت مناظرہ وغیرہ کرنے سے اوسکا مقصود صرف اپنی شہرت ہے۔ بوجوہ مذکورہ بالا اوسے یقین تھا کہ میرے مقابلہ پر کوئی اہل کمال حسب آمادہ نہ ہوگا اور اگر اتفاقیہ کسی اہل کمال کو اظہار حق کا جوش آگیا تو سکوت چاہا اور کوئی بات بنا دینا مشکل نہین ہے۔

انتہی [illegible] مرزا صاحب کا شور وغل ہے [illegible] ذی علم [illegible] خطاب [illegible] اوسکی بیہودہ باتون [illegible] علما کو [illegible] [illegible]

قلبی حالت کیا ہوگئی ہے جو ایسے بدیہی ثبوت کو نہین دیکھتے اور جس حالت مین مرزا صاحب تو اپنے آپ کو کاذب بتا رہے ہین اور دوسرون کو اپنے کذب پر گواہ بنا رہے ہین مگر اون کے پیرو یہان تک کہ اونھین بھی نہین مانتے بلکہ اُنکے قول کے برخلاف کچھ بیہودہ باتین بناکر اونکو سچا مان رہے ہین **ان ہذا لشی عجاب**۔

اِس نازک اور فتنہ کے وقت مین اونھون نے اصلاح اور مجدد ہونے کا دعوی کیا اور اِس دعوی کے بعد عرصہ دراز تک زندہ رہے مگر کوئی صاحب فرمائین کہ اونھون نے کیا اصلاح کی کس گروہ کو اونھون نے صداقت شعار صاحب صلاح و تقوی بنا دیا اسلام کو اونکی ذات کیا فائدہ پہنچا۔ نہایت ظاہر بلکہ اظہر من الشمس ہے کہ اسلام کا خاتمہ اونکے وجود نے گویا کر دیا جسکو تمام دنیا دیکھ رہی ہے۔ اون کی زبان و قلم نے دنیا کے تقریباً ۲۳ کروڑ مسلمانون کو کافر بنا دیا۔ اور دنیا کو مقدس مذہب اسلام سے گویا خالی کر دیا۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳ اور رسالہ تشحیذ الاذہان بابت ماہ اپریل ۱۹۱۲ء دیکھا جائے) جس گروہ کو اونھون نے پیدا کیا۔ اونکی صداقت اور صلاح اور تہذیب کو دنیا دیکھ رہی ہے اور نہایت حیرت اور عبرت سے کہہ رہی ہے کہ یا آلہی مصلح وقت اور نبی کی صحبت یافتہ اچھون اونکے پاس کے رہنے والے ایسے ہوتے ہین (نعوذ باللہ) جیسے مرزا صاحب کے صحابی اور تابعی ہین جنھین علانیہ جھوٹ بولنے مین ذرا شرم نہین آتی۔ جنہین جھوٹون کو سچا اور سچون کو جھوٹا کہنے مین ذرا تامل نہین۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

الغرض مذکورۂ رسالے اور مرزا صاحب کی حالت جو اون کی تحریرون سے ظاہر ہو رہی ہے اور اُنکے متبعین کی روش مرزا صاحب کے کذب کو آفتاب کی طرح روشن کر رہی ہے مگر یہ عاجز اسپر بھی بس بھی نہین کرتا۔ اس رسالے مین اُنکے ایک خاص حالت پر روشنی ڈالنا چاہتا ہے تا اونکے زور و شور کے دعوون کی حالت اہل حق پر ظاہر ہو جائے اور یہ بھی دکھانا مدنظر ہے کہ ہندوستان کے سیکڑون علماے کرام نے اونکے بڑے زور شور کے دعوون کی طرف کیون توجہ نہیں کی اور اون کی بے توجہی ایک فتنہ عظیم کا باعث ہوئی۔ مرزا صاحب نے اپنی شہرت اور اپنے دعوون

---

[۱] آیت شریف کے معنوی رموز کی طرف بھی ناظرین غور کرین کہ عدد آیت قرآنی کے ۱۱۴۲ ہوتے ہین اور "غلام احمد دجال بود" کے عدد بھی وہی ہوتے ہین ۱۱۴۲ مرزا صاحب کے اصول پر یہ قرآنی شہادت کہی جائے تو بنا سبب ہو۔ ۱۲

(مسلمان ہندو عیسائی وغیرہ) ذلت پہنچیگی یا وہ مورد عتاب الٰہی ہوگا۔

(۲) وہ خدا کے پاس ایسی اپیل (دعا) کرنے سے اجتناب کریگا کہ وہ کسی شخص کو ذلیل کرنے سے یا ایسے نشان ظاہر کرنے سے کہ وہ مورد عتاب الٰہی ہے یا یہ ظاہر کرے کہ مذہبی مباحثہ میں کون سچا اور کون جھوٹا ہے۔

(۳)۔ کسی چیز کو الہام جتا کر شایع کرنے سے مجتنب رہیگا جس کا یہ منشا ہو یا ایسا منشا رکھنے کی معقول وجہ رکھتا ہو کہ فلان شخص ذلت اُٹھائیگا یا مورد عتاب الٰہی ہوگا۔ اس **اقرارنامہ** کے تحریر کر دینے کے بعد چند روز تک بمعیت اقرارنامہ مذکور مرزا قادیانی خاموش رہا۔ مگر اُس کے پیروی کرنے اور بربنا اسکی خاموشی اختیار کرنے مین جب آمدنی۔ اور چندہ پرایک صدمہ جانثر پڑا۔ اور الہامی پاؤ تیون کی تیاری مین فرق آیا۔ اور پرانے رفیق منشی الٰہی بخش صاحب[۱] ملہم۔ منشی عبدالحق صاحب اکونٹنٹ حافظ محمد یوسف صاحب ضلع دار نہر۔ ڈپٹی فتح علی شاہ صاحب وغیرہ[۲] ایسے اچھے پیر دپھر گئے۔ تو مرزا صاحب کو ضرورت نفس نے مجبور کیا کہ پھر وہی پرانی طرز اختیار کر لی تب اشتہارات منارۃ المسیح۔ معراج یوسفی۔ معیار الاخبار۔ نکالے مگر اس سے بھی مطلب برآری نہوئی۔ تو سوچکر حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب سجادہ نشین گولڑہ شریف اور دیگر ۸۶ معزز علمائے کرام وصوفیائے عظام کو بالخصوص اور باقی تمام علماء وصوفیا پنجاب ہند کو بالعموم مباحثہ کیلئے مقام لاہور بمقابلہ خود دعوت دی اور ان الہامات سے کام لیا جنکے عدم شیوع کی نسبت وہ اقرارنامہ مذکور الصدر مین اقرار کر چکا تھا۔ اور یہ چاہا کہ پیر صاحب موصوف میرے مقابلہ مین مباحثہ تقریری وتحریری (تفسیر القرآن) کرین۔ اور اپنے الہامہائے متعددہ سے جتایا کہ پیر صاحب ایسا مباحثہ کرنے مین بالکل ناکام رہینگے۔ بلکہ یہانتک تھا کہ وہ اس مباحثہ کے واسطے لاہور تک بھی نہین آئینگے۔ اور اگر ایسا کرینگے تو میرا غالب ہونا متصور نہوگا۔ چنانچہ ایک جگہ لکھا ہے کہ "پھر مکرر لکھتا ہون کہ میرا غالب رہنا اس صورت مین متصور ہوگا کہ جبکہ پیر مہر علی شاہ صاحب بجز ایک ذلیل اور قابل شرم اور رکیک عبارت اور لغو تحریر کے کچھ بھی لکھ نہ سکین اور ایسی تحریر کرین جس پر اہل علم تھوکین اور نفرین کرین کیونکہ مین نے خدا سے یہی دعا کی ہے کہ وہ ایسا ہی کرے اور مین جانتا ہون کہ وہ۔ ایسا ہی کریگا۔ اور اگر پیر مہر علی شاہ صاحب بھی اپنے تئین

---

[۱] یہ مرزا کے بست سالہ رفیق باخلاص تھے جنسے مرزا صاحب کو بہت کچھ مالی امداد ہوتی رہی ۱۲ [۲] یہ وہی بزرگ ہین کہ جنکی بیوی صاحبہ کو مرض لاحقہ سے شفا پانے کی بشارت الہامی طور پر دی گئی تھی مگر ہوا برعکس۔ اور طرفہ یہ ہوا کہ وہ تو مر چکین اور مرزا صاحب اُنکی صحت کی خبر دریافت کرنے کا خط لکھ رہے ہین بے شک مرزا صاحب کا کشف ایسا ہی ہونا چاہیے۔ ۱۲

مرزا صاحب کو عمدہ موقع دیا۔ اور معتقدین کے خوش کرنے اور اس عظیم الشان خجالت مٹانے کے لیے یہ تدبیر نکالی کہ ایک رسالہ لکھا جسکا نام "اعجاز المسیح" رکھا اور اوسکا جواب مولانا پیر مہر علی شاہ صاحب سے خصوصاً اور بعض علما سے عموماً طلب کیا مگر چونکہ علما کے مجمع میں ہزاروں اہل اسلام کے روبرو یہ بات قرار پا چکی تھی کہ اب کوئی ذی علم مرزا سے خطاب نہ کرے۔ اسلئے تمام علما نے اور بالخصوص پیر صاحب نے اوسکے جواب کی طرف توجہ نکی اور اپنے قول و قرار پر قایم رہے۔ مرزا صاحب علما کی اس حالت سے واقف ہو چکے تھے کہ علما اپنے قول میں پختہ اور سچے ہیں اب وہ میری بات کی طرف توجہ نکریں گے۔ اسلئے اپنے مریدین کے عقیدت بڑہانے کے الہام "منعہ مانع من السماء" اوتارا اور مریدین نے اوسپر آمنا کہکر اخبارمیں شایع کیا اور پیر صاحب کے علمی واقفیت کو طشت از بام کیا۔ مگر یہ شرم نہ آئی کہ مرزا صاحب نے خود ہی پیر صاحب کو مناظرہ پر آمادہ کیا اور بڑے زور و شور سے مناظرہ میں جانے کا وعدہ مشتہر کیا اور پھر نگئے۔ یہاں مرزا صاحب کی علمی لیاقت کا راز طشت از بام نہ ہوا اور اونکے اقرار صریح کے بموجب خود جھوٹے اور ملعون نہ ٹھہرے۔ د شرم باشرم ! کچھ تو ہین تو سچی بات کا اقرار کرو۔ اور اگر کچھ تردد ہو تو اس اجمال کی تفصیل بھی دیکھ لو۔ وہ روداد بعینہ آپکے سامنے پیش کیجاتی ہو۔

روداد جلسہ اسلامیہ لاہور

متعلقہ مناظرہ عالیجناب پیر مہر علی شاہ صاحب سجادہ نشین گولڑہ شریف و دیگر علماے عظام و صوفیا کرام پنجاب منجانب اہل اسلام۔

بمقابلہ مرزا غلام احمد قادیانی

منعقدہ جامع مسجد شاہی لاہور بتاریخ ۲۷ اگست ۱۹۰۰ء الحمد للہ رب العالمین و العاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔ **ناظرین!** ۱۵ جنوری ۱۸۹۹ء کو مرزا غلام احمد قادیانی پر ایک مقدمہ فوجداری بمعرض دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری بعدالت صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بہادر ضلع گورداسپور بحیثیت ملزم تھا۔ اخیر تاریخ فیصلہ پر اسکو ایک مفصل **اقرار نامہ** بوجہ بریت لکھنا پڑا جس کی پہلی تین شرطیں حسب ذیل تھیں۔

(۱) وہ ایسی پیشین گوئی شایع کرنے سے پرہیز کریگا جس کے یہ معنی خیال کیے جا سکیں کہ کسی شخص کو

ما بین ہوئے ہین ضبط تحریر مین لا کر پڑھی اور عوام الناس کو سنائی جائے اور آیندہ کے واسطے مرزائی حرکات کے متعلق مناسب تدابیر سوچی جاوین اور نیز جو صاحبان دور دراز مقامات سے تشریف لائے ہین انکا شکریہ بھی ادا کیا جائے۔ باوجودیکہ یہ تدبیر نہایت تنگ وقت پر سوچی گئی تھی اور رات کے آٹھ نو بجے ایک معمولی منادی کے ذریعہ سے شہر مین اطلاع دیگئی تھی تاہم تقریباً آٹھ دس ہزار آدمی مسجد مذکور الصدر مین جمع ہو گئے جناب پیر مہر علی شاہ صاحب و دیگر مشائخ کرام و علماے عظام ۱/۲ ۷ بجے صبح کو تشریف لائے اور کاروائی جلسہ شروع ہوئی۔ "وہو ہذا"

۱۔ سب سے اول مولوی محمد علی صاحب نے در بارہ عقائد مرزا قادیانی وعظ فرمایا کہ یہ آپکے عقاید ہین جو صریحا مخالف قرآن کریم و سنت و اجماع امت ہین۔

۲۔ مولنا مولوی عبد الجبار صاحب بن مولنا مولوی عبد اللہ صاحب مرحوم مغفور غزنوی ثم امرتسری نے وعظ فرمایا جسکا ماحصل یہ تھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہ کے افعال و اقوال یہ تھے پس جو شخص انکے مطابق چلنے والا ہے وہ اُنکا پیرو ہے اور جو شخص اسکا مخالف ہے وہ مرتد اور کافر ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی کے افعال و اقوال قطعاً مخالف سنت نبویہ و روش صحابہ کرام ہین اسلئے اہل اسلام کو اس سے بچنا چاہیے۔

۳۔ ابو الفیض مولنا محمد حسن صاحب مدرس دار العلوم نعمانیہ در بارہ غرض انعقاد جلسہ و کارروائی مباحثہ ایک تحریر پڑھی جسکا مضمون حسب ذیل ہے۔

حضرات ناظرین! مرزا غلام احمد قادیانی نے ایک مطبوعہ چٹھی بصورت اشتہار مطبوعہ ۲۰ جولائی ۱۹۰۰ء مشتہرہ ۲۲ جولائی سنہ الیہ بذریعہ رجسٹری مخدومنا المعظم و مطاعنا المکرم عالیجناب حضرت خواجہ سید مہر علی شاہ صاحب چشتی سجادہ نشین گولڑہ شریف ضلع راولپنڈی کے نام نامی پر بشمولیت دیگر علماے کرام و مشائخ عظام ایدہم اللہ تعالی و کثرہم کے بھیجی جسکے پہلے دو صفحون پر مرزا نے اپنی عادت کے مطابق اپنے مرسل۔ مامور من اللہ۔ اور پھر مجدد۔ مہدی۔ مسیح ہونے کے ثبوت مین بخیال خود طور دلائل پیش کئے۔ اور عالیجناب حضرت پیر صاحب موصوف اور دیگر علمار و فضلار اسلام کو لکہا کہ میرے دعاوی کی تردید مین کوئی دلیل اگر آپکے پاس ہے تو کیون پیش نہین کرتے ہو۔ اس وقت مین مقاصد بہ گو ہین

ما حسب تجویز مرزا قادیانی یہ صاحب بھی اس جلسہ باحثہ کے منصف مقرر ہوئے تھے ۱۲

مومن مستجاب الدعوات جانتے ہین - تو وہ کبھی ایسی ہی دعا کرینگے - اور یاد رہے کہ خدا تعالیٰ اونکی دعا ہرگز قبول نہین کریگا - کیونکہ وہ خدا تعالے کے اور رسول کے دشمن ہین اسلئے آسمان پر اونکی عزت نہین -

گو یہ اشتہار سخت بے ادبانہ اور ناقابل خطاب اور صریحاً خلاف شرائط اقرار نامہ محررہ مذکورہ کے تھا جو کہ مرزا نے اس خیال پر شایع کیا تھا کہ علماء ہندوستان وغیرہ تو مجھے پہلے ہی کافر کہہ چکے ہین اور پیر صاحب کبھی میرے مقابلہ مین آنے کی پرواہ نہین کرینگے کیونکہ (صوفیا بحث مباحثہ سے کنارہ کش رہتے ہین اور اپنا وقت ایسے جھگڑون مین ضایع نہین کرنا چاہتے ہین) پس نہ تو مقابلہ ہوگا اور نہ بحث بلکہ یونہین مفت کی شہرت سے میرا کام چل جائیگا - مگر دقت یہ واقع ہوئی کہ پیر صاحب موصوف بنظر اسکے کہ مرزا کو عوام الناس مین جھوٹی شیخی بگھارنے کا موقع نہ ملے بالمقابل اشتہار کے ذریعہ سے بوجہ ہمدردی اسلام مباحثہ کے لیے آمادہ ہوگئے اور حسب درخواست اسکے ۲۵ اگست ۱۹۰۰ء تاریخ مباحثہ مقرر کی چنانچہ تاریخ مذکور پر پیر صاحب موصوف لاہور تشریف لے آئے

مرزا کا اصلی منشاء تو صرف اپنی شہرت اور تشہیر کا تھا بقول شاعر ؎

ہم طالب شہرت ہین ہمین ننگ سے کیا کام — بدنام بھی گر ہونگے تو کیا نام نہ ہوگا

یہ مقصد تو اس ہتکھنڈے سے اچھی طرح حاصل ہو چکا تھا باقی رہا واقعی مقابلہ سو اونکا جانگداز خیال مرزا کو لاہور دہلی لدھیانہ - وغیرہ مقامات[2] کا وہ پرانا اور پردرد نظارہ کا سمان (جس مین اسکی خفت اور بے عزتی مین کوئی دقیقہ باقی نہین رہا تھا) دکھلاتا تھا - اسلئے مرزا نے لاہور تک آنا گوارا نہ کیا -

پیر مہر علی شاہ صاحب ۲۴ تاریخ سے ۲۹ اگست ۱۹۰۰ء برابر لاہور مین مقیم رہکر - مرزا کی آمد کے منتظر رہے اور ہر روز وقت صبح ۶ بجے سے ۱۲ بجے دوپہر تک اور پھر ۵ بجے سے ۷ بجے شام تک مجلس عام مین جس مین عموماً معززین اسلام و علماء کرام موجود ہوتے تھے مرزا کے عقائد کی تردید فرماتے رہے مگر مرزا جی لاہور نہ آئے ۲۵ تاریخ سے ۲۷ اگست کی شام تک انتظار کرکے جملہ سرگروہان اہل اسلام کی رائے سے تجویز ہوا کہ صبح ۲۷ اگست ۱۹۰۰ء کو مسجد شاہی واقع لاہور مین ایک عام جلسہ منعقد کیا جاوے اور اسمین [illegible] کا - روئداد مرزا و الہامات اونکے دربارہ مباحثہ و مناظرہ مولانا المکرم حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب و دیگر علماء عظام و صوفیائے کرام و مرزا کے

ف۱ واقع کی صریح حالت سے ظاہر ہو گیا کہ معاملہ بالکل برعکس ہے یعنی آسمان پر مرزا صاحب کی عزت بالکل نہین ہے ورنہ دنیا مین بھی ایسی بے عزتی نہ ہوتی اور پیر صاحب کی عزت آسمان پر ہے کہ اونکی دعا قبول ہوئی اور مرزا صاحب اپنے ہی قول سے بے عزت ہوئے

ف۲ ان مقامات کے واقعات پرچہ ہٰذا نمبر ۲ کے حالات ملاحظہ کیجئے

علما ا ...... کے ساتھ کیون ایسا تحریری مباحثہ نہین کرتا۔ اسکی وجہ صرف یہی ہے کہ اسکو جھوٹی شیخی اور بیہودہ تعلی دکھانی مطلوب تھی۔ ورنہ اگر صرف تصدیق دعوی اور ہدایت علما مقصود ہوتی تو اس خاکسار نے بتاریخ ۱۳ اگست ۱۹۱۰ء کو سراج الاخبار جہلم مین بہ تسلیم جملہ شرائط مرزا کو میدان مباحثہ مین بلایا تھا اور بعدازان خط بھی ارسال کیا تھا اور صاف لکھا تھا کہ مجھے بلاکم وکاست آپکے جملہ شرائط منظور رہین۔ آپ جس صورت پر چاہئے مقابلہ کر لیجئے اسکے جواب مین مرزا جی ایسے بےخود ہوئے کہ ابتک کروٹ تک نہین بدلی وہ مضمون ہی اڑا دیا اور وہ خط ہی غائب کر دیا۔

دوم یہ کہ مرزا قادیانی حسب عادت مستمرہ خود اسلیئے کہ فقط اسکو اپنی شہرت ہی مطلوب ہے مشہور نامی اشخاص کے مقابلہ مین مباحثہ کا اشتہار دیدیا کرتا ہے اور اسطور پر دوسرے اشخاص کے مقابلہ سے اپنی شہرت کروالیتا ہے یہی وجہ کہ اس چٹھی مین بھی حضرت صاحب موصوف سے استدعا کرتا ہے کہ وہ جوابی چٹھی کی پانچہزار کاپی چھپوا کر اس مباحثہ کی شہرت دوردراز ملکون مین کرا دین۔ اور یہ کاپیان مختلف اطراف مین بھجوا دین۔ لیکن فخر الاصفیاء والعلماء حضرت پیر صاحب نے ایسے نازک وقت مین کہ اسلام کو ایک خطرناک مصیبت کا سامنا تھا۔ مرزا کے مقابلہ مین آنیکو عزلت نشینی پر ترجیح دی۔ اور حسب درخواست مرزا جواب قبولیت دعوت بصورت اشتہار ۲۵ جولائی ۱۹۰۰ء کو طبع کرا کر بذریعہ رجسٹری بتاریخ ۴ اگست ۱۹۰۰ء کو ارسال فرما دیا۔ اور لکھ دیا کہ وہ خود ۲۵ اگست ۱۹۰۰ء کو (اسلیئے کہ مرزا نے تقرر تاریخ کا اختیار حضرت پیر صاحب کو دیا تھا) لاہور آجاوینگے آپ بھی تاریخ مقررہ پر تشریف لے آوین۔ چونکہ مرزا نے ۲۰ جولائی ۱۹۰۰ء کی چٹھی مین طریق فیصلہ کی طرف دعوت کرنے سے پہلے اپنے دعاوی پر کئی استدلال پیش کیئے تھے چنانچہ آپنے لکھا ہے کہ "کسی حدیث سے یہ ثابت نہین ہوتا کہ کبھی اور کسی زمانہ مین حضرت عیسی علیہ السلام جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چڑھ گئے تھے یا کسی آخری زمانہ مین جسم عنصری کے ساتھ نازل ہونگے اگر لکھا ہے تو کیون ایسی حدیث پیش نہین کرتے ناحق نزول کے لفظ کی الٹے معنی کرتے ہین"

"انا انزلناہ فی لیلۃ القدر" اور ذکرا رسولا کا راز نہین سمجھتے " میری مسیحیت اور مہدویت کا نشان[۱]

[۱] اس جھوٹے نشان کی دھجیان رسالہ شہادت آسمانی مین ایسی اڑائی گئی ہین کہ اوسکا نشان بھی نہین رہا حضرات مرزائی جو اسے درست کرکے اوسے دیکھین۔ اول تو موضوع حدیث پیش کی پھر اوسکے معنی ایسے غلط بیان کیئے کہ کوئی ادنی ذی علم بھی اوسکی غلطی مین تامل نہین کرسکتا اسکے علاوہ رمضان مین کسوف وخسوف کا اجتماع بہت دفعہ ہوا ہے

اسلئے مجھے مصلح کے عہدہ مین بھیجا گیا ہے - اخیر پر آپ تحریر فرماتے ہین کہ اگر پیر صاحب ضد سے باز نہین آتے یعنی نہ وہ میرے دعاوی کی تردید مین کوئی دلیل پیش کرتے ہین اور نہ مجھے مسیح وغیرہ مانتے ہین تو اس ضدیت کے رفع کرنے کے واسطے ایک طریق فیصلہ کی طرف دعوت کرتا ہون اور وہ طریقہ یہ ہے کہ پیر صاحب میرے مقابلہ پر دار السلطنت پنجاب لاہور مین - چالیس آیات قرآنی کی عربی تفسیر لکھین اور ان چالیس آیات قرآنی کا انتخاب بذریعہ قرعہ اندازی کر لیا جاوے - یہ تفسیر فصیح عربی مین سات گھنٹون کے اندر بیس ورق پر لکھی جاوے - اور مین (مرزا) بھی ان ہی شرائط سے چالیس آیات کی تفسیر لکھونگا - ہر دو تفسیر ین مین ایسے علماکیخدمت مین فیصلہ کے لیے پیش کیجاوین کہ جو فریقین سے ارادت اور عقیدت کا ربط و تعلق نہ رکھتے ہون۔ اُن علما سے فیصلہ سنانے سے پہلے وہ مغلظ حلف لیا جاوے جو قذف محصنات کے بارہ مین مذکور ہے۔ اس حلف کے بعد جو فیصلہ یہ ہرسہ علما رفریقین تفسیرونکی بابت صادر فرمادین - وہ فریقین کو منظور ہوگا۔ اِن ہرسہ علما رکو جو حکم تجویز ہونگے فریقین کی تفسیرونکے متعلق یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ قرآن کریم کے معارف اور نکات کس کی تفسیر مین صحیح اور زیادہ ہین - اور عربی عبارت کسکی بامحاورہ اور فصیح ہے اگر پیر صاحب خود یہ مقابلہ نکرین تو اور چالیس علمار ملکر میرے مقابلہ پر شرائط مذکورہ سے تفسیر لکھین تو انکی چالیس تفسیرین اور میری ایک تفسیر اسیطرح مین علما کو فیصلہ کے لیے دیجاویگی - الخ - مرزا کی یہ چٹھی تو ۱۲ صفحہ کی ہے مگر اسکی دلخراش گالیان - ناجائز - نامشروع - و بیہودہ بدظنیون کو حذف کر دیا جاوے تو اسکا تمام ماحصل اور خلاصہ صرف یہی ہے جو اوپر کی چند سطرون مین لکھا گیا ہے - ہمین نہ الہام کا دعویٰ ہے نہ وحی کا - مگر بقیاس غالب مرزا کا اس خط مین حضرت پیر صاحب کو علی الخصوص مخاطب کرنا دو وجہ سے تھا۔

اول یہ کہ صوفیائے کرام کا طریق و مشرب مرنج و مرنجانکا ہوتا ہے - یہ لوگ گوشہ تنہائی مین عمر کا بسر کرنا غنیمت سمجھتے ہین - کاہیکی و کشکش انھین منظور نہین ہوتی - پھر حضرت ممدوح کے دینی مشاغل اور مصروفیت سے بھی یہی قیاس ہوسکتا تھا کہ آپ عزلت نشینی اور الٰہی مصروفیت کو ہر طرح سے ترجیح دینگے - اور اس طریق فیصلہ کو جو حقیقتًا مرزا کے دعاوی کی تصدیق کا فیصلہ نہین تھا پسند نہین فرماوینگے - جو ظاہر بینون کے نظرون مین مرزا کی فتحیابی کا نشان ہوگا - نیز دوسرے علمائے کرام کے ساتھ تحریری معارضہ کو چالیس والی شرط کے ساتھ کا تھنا ہی راز رکھتا تھا - کوئی بتا سکتا ہے کہ مرزا چالیس سے کم

لے کیونکہ تفسیر دانی اور ادیب ہونے سے مہدویت ثابت نہین ہوتی ۱۲

مطابق عمل ہے یہ تسلیم کر لیا کہ وہ اس امر پر راضی ہے کہ ہر دو طرح سے مباحثہ ہو جاوے۔

اسکے بعد حافظ محمد الدین صاحب تاجر کتب مالک و مہتمم کارخانہ مصطفائی پریس لاہور نے ایک اور رجسٹری چٹھی رجسٹری شدہ مرزا کے سکوت پر چھاپ کر خاص مرزا کے نام بھیجی۔ اور عام مشتہر بھی کی۔ اسکا بھی کچھ جواب نہ آنے پر پھر انھون نے رجسٹری شدہ چٹھی نمبر (۲) ورچھاپکر مرزا کو روانہ کی اور عام تقسیم کی۔ مگر مرزا کو کہان ہوش و تاب کہ کچھ جواب دیتا۔

تاہم اسکا رہا سہا عذر رفع کرنے کے لیے حکیم سلطان محمود صاحب ساکن حال پنڈی نے (جنکی طرف سے پہلے بھی متعلق مباحثہ کئی ایک اشتہارات شائع ہوئے تھے) ایک مطبوعہ اشتہار بذریعہ جوابی رجسٹری مرزا کے پاس ارسال کیا۔ جس کا آخری مضمون یہ تھا کہ اگر مرزا کی علمی عملی کمزوریان اسکو اپنی من گھڑت شرائط کے احاطہ سے باہر نہیں نکلنے دیتین اور اسے ضد ہے کہ اون ہماری ہی پیش کردہ شرائط کو تسلیم کرو تو ہم بحث کرینگے ورنہ نہیں۔

تو خیر لو یہ بھی سہی

پیر صاحب تمہاری پیش کردہ شرطین بعینہ جس طرح سے تمنے پیش کی ہین منظور کر کے تمہین چیلنج کرتے ہین کہ تم مقررہ تاریخ یعنے ۲۵ راگست ۱۹۰۰ء کو لاہور آجاؤ۔

یہ اعلان عام طور پر مشتہر کیا گیا تھا۔ علاوہ اس اعلان کے جناب پیر صاحب نے بتاکید مزید حافظ محمد الدین صاحب مالک مطبع مصطفائی لاہور کو بھی ایما فرمادیا کہ ہماری طرف سے مرزا کے تمام شرائط کی منظوری کا اعلان کردو۔ چنانچہ حافظ صاحب موصوف نے بذریعہ اشتہار مطبوعہ ۲۴ راگست ۱۹۰۰ء مشتہر کردیا کہ آج بروز جمعہ ۴ بجے شام کی ٹرین سے بوجہ بحمدہ دی اسلام پیر صاحب مرزا کی تمام شرائط منظور کر کے لاہور تشریف فرما ہونگے۔ اور محمدن ہال

سلہ مرزا جی کی تو اب ہر طرف سے ناکہ بندی کی گئی جماعت احمدیہ آنکھین کھولکر دیکھے۔ اب دیکھئے کس طرف نکلتے ہین۔ بے حیا باش انچہ خواہی کن کو پڑھیے اور بھاگ گئے ۱۲

سلہ مرزا قادیانی کا یہ عذر اب قابل سماعت ہوگا کہ پیر صاحب نے تو صرف یہی نہ لکھا کہ ہم صرف تفسیر لکھنے کے واسطے لاہور آنے کو تیار ہین کیونکہ مرزا خاموش اگر خود جواب کا خواہان ہوتا تو پیر صاحب اس صورت مین اُسکو فوراً جواب مرحمت فرماتے مگر اوسوقت تو وہ ایسا دم بخود تھا کہ گویا مُردہ ۱۲

رمضان مین کسوف اور خسوف کا ہونا دیکھ چکے ہین پھر نہین مانتے - صدی سے سترہ سال گذر گئے ہین پھر
مجھے مجدد نہین جانتے یہ تمام استدلالات مرزا نے اس طریق فیصلہ کیطرف دعوت کرنے سے پہلے اسی
چٹھی مین تحریر کئے ہین اور صرف ایک طریق فیصلہ پر اکتفا نہین کیا - بلکہ ہر دو باتین علی الترتیب پیش کی ہین
اسلئے حضرت ممدوح نے بھی ہر دو طریق فیصلہ کو علی الترتیب ہی تسلیم کیا اور پسند فرمایا کہ مرزا سے انکے اپنے
استدلالات جو اُسنے اپنی چٹھی مین تحریری فیصلہ سے پہلے پیش کئے ہین سن لئے جاوین - اور مسیح علیہ السلام کا
جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر جانیکی بابت حدیث بلکہ قرآن کریم کی قطعی الدلالت نص پیش کیجاوے
اور یہ بھی دریافت کر لیا جاوے کہ اگر مسیح کا بجسدہ العنصری آسمانپر جانا قرآن کریم کی نص صریح سے ثابت
نہو تو کیا کرنا چاہیئے - حدیث ہی کی جستجو کیا جاوے یا کیا - نیز سمجھ مین نہین آتا کہ نزول کے وہ معنی جو آپ کہ
تیرہ سو سال سے مجتہدین اور محدثین بلکہ صحابہ کرام اور اہل بیت عظام نے نہین سمجھا وہ کیا ہونگے؟ اور
یہ بھی سمجھ مین نہین آتا کہ رمضان مین کسوف و خسوف جن تاریخون پر ہوا ہے وہ کیونکر آپکے مسیحیت کا نشان ہے
یہ سب امور احقاق حق کی غرض سے حضرت الممدوح (یعنی پیر صاحب) مرزا کی اپنی زبانی سننا ضروری
خیال کرتے تھے اور بعد ازان یہ قرار داد تھی کہ تحریری فیصلہ کی طرف رجوع کر لیا جاوے اور مرزا کی قرار
دادہ شرائط کے موافق تفسیر لکھی جاوے -

اس عرصہ مین آجتک مرزا کی طرف سے کوئی جواب نہ نکلا - البتہ اُنکے بعض حواریون کیطرف سے
اشتہارات نکلے اور شائع ہوئے کہ تقریری مباحثہ کی کوئی شرط نہین تھی - لیکن ان تحریرات کو اسلئے
بے معنی خیال کیا گیا تھا کہ خود مرزا کے اپنے اشتہار مشتہرہ ۲۰ جولائی ۱۹۰۰ء مین جیسا کہ اوپر ذکر ہوا ہے
ہر دو امور فیصلہ علی الترتیب مطلوب تھے - اور پہلے ایک اشتہار مین مولوی محمد غازی صاحب نے صاف
طور پر مرزائی جماعت کو مطلع کر دیا تھا کہ پیر صاحب صرف اس صورت مین قلم اوٹھاوینگے یا کوئی مباحثہ
کرینگے جبکہ بالمقابل مرزا خود میدان مین آوے یا کچھ تحریر کرے ورنہ نہین - پس حضرت پیر صاحب کی
جوابی چٹھی مطبوعہ ۲۵ جولائی ۱۹۰۰ء خاص مرزا کے نام پر تھی بصورت انکار مرزا کو بذات خود جواب
دینا چاہیے تھا - لیکن اُسنے باوجود انقضاے عرصہ دو ایک ماہ کے کوئی انکار تا ایندم نہین کیا [illegible]

بقیہ حاشیہ صفحہ (۱۳۱) علم ریاضی کے قاعدہ کی رو سے دورہ معینہ کے بعد ہوتا ہوا سے مہدی کی علامت تھا [illegible]
قریب دنیا ہی ہو امور عادۃ اللہ کے موجب ہوا کرتے ہین وہ کسی کے دعوی کی وجہ سے نشان و علامت نہین ہو سکتے

وہ نشان ظاہر کردیا جسکا آیۃ "وکان حقا علینا نصر المؤمنین" مین وعدہ دیا گیا تھا خداوند عالم نے حضرت سیدنا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مقدس اور بابرکت ذات پر نبوۃ اور رسالۃ کے تمام مدارج ختم کردیئے ہین جسطرح پہلے سینکڑون جھوٹے رسولونکو غیرت الٰہی اور خود اُنکے اپنے کفر وغرور نے انہین ذلیل وخوار کردیا تھا۔ ایسا ہی اُسنے مرزا کی جھوٹی مہدویت۔ رسالت۔ مسیحیت۔ کا خاتمہ کردیا۔ اور آج دنیا پر بخوبی روشن ہوگیا کہ سیدنا ومولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخصوصہ مناصب اور مفوضہ مراتب کے اندر بیجا مداخلت کرنیوالا اسیطرح سے علی رؤس الاشہاد روسیاہ ہوتا ہے۔ اور اپنے ہاتھون خود ذبح ہوجاتا ہے۔ کیا غور وعبرت کا مقام نہین ہے؟ خوب دیکھنا چاہیے کہ مرزا نے بلاکسی تحریک کے خود بخود حضرت پیر صاحب اور نیز ہند وپنجاب کے تمام مسلم الثبوت مشائخ وعلماء کو تحریری تقریری مباحثہ کی دعوت کا وہ اعلان کیا جسکی ہزارہا کاپیان ہند وپنجاب کے تمام اضلاع واطراف مین مرزا نے خود تقسیم کین اور اپنی عربی اور قرآن دانی مین وہ لاف زنی کی کہ جس کا وہ خواب مین بھی خیال کرنیکا مستحق نہین تھا۔ اُسنے اپنے ہاتھون سے لکھا کہ اگر مین پیر صاحب اور علماء کے مقابلہ پر لاہور نجاؤن تو پھر مین (یعنی مرزا) مردود۔ جھوٹا۔ اور ملعون ہون۔ اس تشدد کے اشتہار کے بعد جب اوسکو پیر صاحب نے مع دیگر علمائے کرام بہ منظوری شرائط لاہور مین طلب کیا۔ تو مرزا کی طرف سے سوائے بزدلانہ گریز کے اور کوئی کاروائی ظہور مین

ؔ مرزا خاموش قادیانی سنے حواریون کے حوصلہ ومشورہ سے تقریر بہ ناجائز حجت کو اِکے مباحثہ سے جان چھوڑانی چاہی تھی مگر پیر صاحب کیطرف سے جب یہ عذر بھی رفع ہوگیا اور وہ حسب وعدہ مباہلہ کیواسطے لاہور تشریف لے آئے تو مرزا بالکل دم بخود ہوگیا حضرت پیر صاحب نے چند روز برابر مرزا کا لاہور مین انتظار کیا مگر مرزا اپنے نشانہ سی باہر نہ نکلا۔ اور آخر پیر صاحب مع فتح ونصرت اسلامی کیساتھ واپس تشریف لے گئے تب بعد روانگی پیر صاحب کے حواس کچھ قایم ہوئے تو ایک دو اشتہار طبع کرا کے اپنے الہامی خدا کے عہد کے خلاف اپنی عجز وناتوانی یون ظاہر کی کہ مین بہرحال لاہور پہونچ جاتا مگر مجھے معلوم ہوا کہ اکثر پیشاور کے جاہل مرید کی پیر صاحب کے ہمراہ ہین ورایسے ہی لاہور کے بھی بیرا س فتنہ واشتعال کیوقت بجز لاہور کے رئیسون کی پورے طور کی ذمہ داری کے میرا لاہور مین قدم رکھنا گویا آگ مین قدم رکھنا ہی" سبحان اللہ تقریر کا عذر رفع ہونے پر ایسا معزز مین سلام کی تشریف آوری پر اس بیجا حیلہ سے قادیانی اور چیا چیا۔ کیا پہلے اسکے الہامی خدا نے اسے یہ خبر نہ دی تھی پس ان حیلہ سازیون سے بجز رسوائی اپنے اور کیا حاصل ہوسکتا ہے؟۱۲

انجمن اسلامیہ واقع موچی دروازہ لاہور مین بغرض انتظار مرزا قیام فرماوینگے۔ چنانچہ وہ اسی شام کی گاڑی مین مع دو تین سو علما و مشائخ وغیرہ ہمراہیان تشریف فرمائے لاہور ہوئے۔

حضرت ممدوح کی زیارت و استقبال کے لیے اس شوق اور ولولہ سے لوگ گئے کہ اسٹیشن لاہور۔ اور بادامی باغ پر شانہ سے شانہ چھلتا تھا۔ شوق دیدار سے لوگ دوڑتے اور ایک دوسرے پر گرتے چلے جاتے تھے۔ حضرت ممدوح اسٹیشن سے باہر ایک باغ مین چند منٹ تک استراحت کرکے محمدن ہال موچی دروازہ مین مقیم ہوئے۔ لاہور کے علماء کرام جو آپکی تشریف آوری کے منتظر تھے آپکے ساتھ شامل ہوگئے۔ نیز اور بھی علماء و مشائخ و معززین اسلام اضلاع۔ پشاور۔ پنڈی۔ جہلم۔ سیالکوٹ۔ ملتان۔ ڈیرہ جات۔ شاہ پور۔ گجرات۔ گوجرانوالہ امرتسر۔ وغیرہ وغیرہ مقامات سے بغرض شمولیت مجلس مناظرہ مصارف کثیرہ کے متحمل ہو کر آپہنچے۔ مرزا کے لاہوری پیرو ون نے مرزا کے نام خطوط ٹیلیگرام۔ اور ضروری قاصد روانہ لیے۔ بلکہ بعض گرم جوش چیلے نہایت مضطرب حالت مین قادیان پہنچے۔ اور ہر چند اپنے پیر و مرشد مرزا کو لاہور لانے کے لیے منت و سماجت کی پاؤن پڑے۔ مگر مرزا کی دلی کمزوری نے انکو اپنے فدائی پیرو ون کی درخواست منظور کرنے کی طرف مائل نہ کیا۔ اور وہ اپنے **بیت الفکر** مین داخل دفتر رہا۔

حضرت پیر صاحب ۲۴ اگست ۱۹۰۰ء سے آج تک لاہور مین رونق افروز ہین۔ اور مرزا کا ہر ایک ٹرین مین بے شوق سے اسوقت تک انتظار ہو رہا ہے مگر اُدھر سے صدائے برنخواست کا معاملہ ہوا۔ حقیقت مین خود مرزا کے اپنے قول کے مطابق ایک الٰہی عظمت و جلال کا کھلا کھلا نشان تھا۔ جسنے مرزا کی جھوٹی اور بیجا شیخی کو کھول ڈالا۔ اور آپکے حواس کی وہ گت ہوئی کہ مقابلہ و مباحثہ لاہور تو درکنار آپکو سوائے اپنے بیت الفکر کے تمام دنیا و مافیہا کی خبر نہ رہی۔ اور ”قذف فی قلوبہم الرعب بما کفروا“ کا مضمون دوبارہ دنیا کے صفحہ پر معرض ظہور مین آیا۔ برخلاف اسکے حضور پرنور حضرت پیر صاحب ممدوح کے دست مبارک پر خداوند نے

لہ یہ ہے ہیبت الٰہی اور اہل حق کا رعب جو مخالفین حق کے دل پر منجانب اللہ پڑتا ہے اور خوف سے اوسکا دل کانپ جاتا ہے۔ ہیبت حق است این از خلق نیست ہیبت این مرد صاحب دلق نیست ۱۲

کیفر کردار کو پہونچکر حرف غلط کی طرح صفحہ ہستی سے مٹ چکے ہین

اسکے بعد مولوی تاج الدین احمد صاحب جوہر مفتا چیف کورٹ پنجاب و سکرٹری انجمن نعمانیہ نے مولانا مولوی محمد حسن صاحب کی تائید کی اور مرزا کے چند اشتہارات اور اونکے اسما قسم کی کاررو ائیون پر نہایت تہذیب اور شائستگی سے نکتہ چینی کی (۵) بعد ازان جناب حضرت مولانا ابو سعد محمد عبد الخالق صاحب سجادہ نشین جہان خیلان شریف نے مرزا اور اوسکے بیہودہ کارروائیون کی نسبت چند ریمارک کیے۔

(۶) پھر ایک نابینا حافظ صاحب نے جو اپنے آپ کو (ظریف) متخلص کرتے تھے ایک ظریفانہ نظم پڑھی جس کی نسبت حضرت ابو سعد محمد عبد الخالق صاحب موصوف نے فوراً کھڑے ہوکر فرمایا یہ ظریفانہ نظمین پڑھنے کا موقع نہین ہے بلکہ یہان تو اقوال فیصل اہل الرائے علمائے کرام کے بکار ہین۔

(۷) اسکے بعد ابو الوفا مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری دشیر پنجاب سرکوب بدزبانان مرد میدان فاتح قادیان، مرزا کی الہامی پیشین گوئیون کے غلط ثابت ہونیکی نسبت زبردست دلائل بیان فرمائے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ ایسے شخص کو مخاطب کرنا یا اسکی کسی تحریر کا جواب لکھنا بھی گویا علمائے کرام کی ہتک اور اونکی شان سے بعید ہے۔ اعجاز المسیح وغیرہ کے جواب نہ لکھے جانے کی وجہ آنکھین کھول کر ملاحظہ کیجائے۔

(۸) مولانا حافظ مولوی سید جماعت علی شاہ صاحب سجادہ نشین نے عقائد مرزا کے متعلق تردید اور کچھ جناب پیر مہر علی شاہ صاحب کی تشریف نہ آوری کی نسبت نہایت عمدگی سے بیان فرمایا (۹) بعدہ جناب مولانا مولوی مفتی محمد عبد اللہ صاحب ٹونکی پروفیسر اورینٹل کالج و پریسیڈنٹ انجمن حمایت اسلام لاہور نے چند آیات قرآن کریم و احادیث نبویہ اور نیز دلائل عقلیہ سے مرزا کے عقائد باطلہ کی سخت تردید فرمائی۔

---

۱ یہ بزرگ اور مولانا مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی جنھون نے نمبر ۲ پر جلسہ ہذا کے وعظ فرمایا ہے وہی علماء کرام ہین جو اس مباحثہ کے واسطے حسب تجویز مرزا قادیانی و منظور پیر صاحب کے حکم یعنے منصف قرار پا چکے تھے تیسرے صاحب مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب شملہ تشریف لے گئے ہین اسلئے وہ شریک جلسہ نہو سکے ۱۲

نہ آئی۔ سخت افسوس کا موقع ہے کہ مرزا کے مریدین مرزا کے اس علانیہ جھوٹ کو ملاحظہ کریں انہیں دنوں میں جبکہ پیر صاحب خاص لاہور میں سیکڑوں علما و فقرا اور ہزاروں مریدوں کے ساتھ تشریف رکھتے ہیں اس مضمون کے اشتہارات شائع کر رہے ہیں کہ پیر صاحب با شہ سے بھاگ گئے اور شرائط سے انکار کر گئے۔

سبحان اللہ ڈھٹائی اور بے شرمی ہو تو ایسی کہ دروغ کو فیدیہ دے [illegible] اس موقع پر مرزا کی سچی تعلیم پر سخت افسوس آتا ہے کہ کیا امام زمان کے تعلیم کا یہی اثر ہونا چاہیے کہ ایسا سفید جھوٹ لکھکر مشتہر کیا جاوے۔ اور زیادہ افسوس یہ ہے کہ ہندو اخبارات بھی مرزائیوں کی اس ناشایستہ حرکت پر نفرین کر رہے اور ہنسی اڑا رہے ہیں" میں از جانب اہالیان جلسہ جنکی تعداد کئی ہزار ہے۔ اور پنجاب کے مختلف اضلاع کے رہنے والے ہیں اس امر کا صدق دل سے اعتراف کرتا ہوں کہ پیر صاحب نے مع اُن علماے کرام و مشایخ عظام کے جو آپ کے ساتھ شامل ہیں۔ اسلام کی ایک بے بہا خدمت کی ہے اور مسلمانوں کو بے انتہا مشکور فرمایا ہے اور ہزار ہزار شکر ہے کہ آیندہ کو بہت سے مسلمان بھائی مرزا کے اس سلسلہ حرکات سے اُنکے دام تزویر میں گرفتار ہونے سے بچ گئے (الی آخرہ) آخر میں مولانا صاحب نے ایک پرزور تقریر میں بالتفصیل یہ بھی بیان کیا جو بوجہ طوالت یہاں درج نہیں ہو سکتا جسکا ماحصل یہ ہے کہ اس سے پہلے بھی دنیا میں [illegible] بڑے مکر بہت سے جھوٹے نبی۔ مسیح۔ مہدی۔ بننے کا دعویٰ کر [illegible]

---

[1] اسکی تصدیق بغیر [illegible] وہ حضرات بخوبی کر سکتے ہیں جو مونگیر کے [illegible] مشہور مناظروں میں شریک رہے ہیں وہ کہتے ہیں کہ جس قدر ناکامی اور ذلت مرزائیوں کو مونگیر کے [illegible] مناظرہ میں ہوئی کہیں نہیں ہوئی مگر مرزائیوں نے اوسکی کیفیت چھاپی ہے اوسکے ٹیٹل پر فتح عظیم لکھا ہے۔ اسیطرح جب لدھیانہ میں [illegible] مرزائی کو شکست فاش ہوئی اور موافق شرط کے حکم نے تین سو روپیہ مولوی ثناء اللہ صاحب کو دلوایا۔ مگر اسکے بعد ایک مرزائی کا اشتہار نکلا جسکے عنوان پر موٹے قلم سے لکھا تھا فتح روحانی اس کذابی اور بے شرمی کا کیا ٹھکانا ہے ۱۲

[2] مثل مسیلمۃ الکذاب۔ و سجاح۔ و عنسی و محمد بن تومرت و غیرہم سرزمین عرب میں اور سید محمد جونپوری ہندوستان میں نویں صدی کے اخیر میں جسکے قدم بقدم مرزا جی نے نبوت کاذبہ میں شاگردی کی یہانتک کہ اپنے بیٹے کا نام بھی اوسکے بیٹے کے نام پر محمود رکھا (دیکھیے کتاب ہدیہ مہدویہ مطبوعہ نظامی) ۱۲

(۷) وہ (یعنی مرزا) حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور روح القدس کی سخت توہین کررہا ہے۔

(۸) وہ بزرگان دین کے حق مین بہت بیجا اور ہتک آمیز تحریرین شائع کرکے مسلمانونکی دلشکنی کرتا ہے۔

(۹) وہ اپنی من گھڑت الہامون سے اور فضول دعوؤن سے ناحق دنیا کو دھوکا دے رہا ہے۔

(۱۰) اسکی اور اسکے حواریون (یعنی قادیانی مسیحیون) کی تحریرین سخت بدتہذیب اور ناجائز الفاظ سے لبریز ہوتی ہین۔

(۱۱) اسکی عام اسلامی مخالفت اور خلاف دین عقائد کے باعث مرزا کے لیے علماء ہندوستان وغیرہ فتویٰ کفر کا دے چکے ہین۔

پس بلحاظ وجوہات مذکورہ بالا جملہ حاضرین جلسہ کے اتفاق رائے سے قرار پایا کہ یہ شخص (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) مخاطب ہونیکی حیثیت نہین رکھتا ہے اور شرمناک دروغگوئی سے اپنی دکانداری چلانا چاہتا ہے اُس نے ہمیشہ بے اصول بحث اور متناقض دعاوی سے چالبازی اور حیلہ جوئی کو اپنا شعار کرلیا ہے۔ اور شرفا کی پگڑیان اوتارنے اور بازاری وعامیانہ حرکات سے اپنی روزی کمانے کا پاکھنڈ اسنے بنا رکھا ہے۔ اور مذہبی مباحثات مین جو آزادی ہماری عادل گورنمنٹ نے دے رکھی ہے اسکو بیجا طور پر استعمال کرکے ہندوستان کے

۱؎ جیسا کہ اپنے قصیدہ مین حضرت امامنا و سادا تنا نو رعینین مصطفیٰ و جگر گوشہ حضرت امر تضےٰ روحنا فداہم کے نسبت توہین صریح کی ہے جو آج تک کسی کافر کافر کی زبان سے بھی نہ نکلا ہوگا قولہ و شتان ما بینی و بین حسینکم۔ کے معنی ہر اہل اسلام غور کرین کسی مسلمان کی زبان سے یہ لفظ نہین نکل سکتا ہے البتہ کوئی یہودی یا متعصب نصرانی جسکو آنحضرت سے عناد دلی ہو یہ لفظ نکال سکتا ہے۔ ۲؎ فانی اوید کل آن وانصرہ وا ما حسینکم فاذکروا دشت کربلا ہو الی ہذہ الایام تبکوا وتصرواہ اقول ترجمہ مجھ مین اپنے حسین مین فرق دیکھو کہ تمکو ہر وقت تائید اور نصرت ہے۔ اور حسین کو یاد کرو مصائب کربلا جسکے لیے تم لوگ ابتک رو رہے ہو۔

می نہد فضل خود وشن بر نور عین مصطفیٰ	ثار شہ بیجا بدزبانش بیجا نواہد شدن
قصہ دیرینۂ ظلم یزید پر جفا	حالیا تازہ ز دست میرزا خواہد شدن
آنکہ نامش ہوروصد لعن صد نفرین بو	چون محمدؐ زینت صلّ علیٰ خواہد شدن ۱۲

اسکے بعد مولوی احمد الدین صاحب ساکن موضع بادشاہان ضلع جہلم نے مرزائی خیالات کی تردید مین ایک موثر وعظ فرمایا۔

اور آخر مین حضرت پیر صاحب نے دعاء خیر کی اور تمام حاضرین جلسہ نے آمین کے نعرے بلند کیے۔

(نتیجہ یا فیصلہ جلسہ ہذا)

بلحاظ جملہ حالات مرزا حسب روئداد مندرجہ بالا جملہ علماے کرام و مشائخ عالیمقام و رؤساے عظام و حاضرین جلسہ اہل اسلام کی اتفاق رلے سے یہ قرار پایا کہ:۔

(۱) مرزا غلام احمد قادیانی کو تحقیق حق منظور نہین اور وہ خواہ مخواہ بزرگان دین و معززین اسلام کو اپنی شہرت کے کیواسطے مخاطب کرکے دیگر اشخاص کے مصارف سے اپنی شہرت و مشہوری کرانا چاہتا ہی اور یہی اسکا مقصود ہی۔

(۲) اس موقع پر اُسنے حضرت پیر صاحب کو معہ دیگر علماء کے خود بخود دعوت مباحثہ دیکر تکلیف دی اور وقت پر مقابلہ مین آنے سے عمداً گریز کرکے اپنی لاف زنی سے ناحق صدہا بزرگان دین و معززین اہل اسلام کا وقت ضائع کیا بلکہ کئی ایک طرح کے ہرج و ہزارون روپیہ کے مالی نقصان کا اُنھین متحمل کیا۔

(۳) اسکے عقائد بالکل خلاف قرآن کریم و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و صحابہ کرام کے ہین۔

(۴)۔ اسکے دعوےٰ بالکل غلط و بے بنیاد اور لغو ہین۔

(۵)۔ وہ (یعنی مرزا) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مخالف اور خود رسالت کا دعویدار ہے وہ اپنے اشتہار معیار الاخیار مین یون لکھتا ہی "قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا" (ترجمہ) یعنے اے غلام احمد تو تمام لوگون کو کہدے کہ مین تمہارے لیے رسول اللہ ہون۔

(۶) وہ (یعنی مرزا) قرآن مجید کی آیتون کو اپنے پر نازل ہونا تحریر کرتا ہے اور قادیان کو بیت اللہ سے نسبت دیتا ہی۔ اور مسجد قادیان کو مسجد اقصی کہتا ہے۔ اور معراج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منکر ہے۔

۱۷	جناب مولانا مولوی حافظ محمد قاضی صاحب ضلع راولپنڈی۔
۱۸	جناب مولانا مولوی ابو الفیض محمد حسن صاحب فیضی مدرس دار العلوم نعمانیہ لاہور۔
۱۹	جناب مولانا مولوی حافظ پیر جماعت علی شاہ صاحب سجادہ نشین نقشبندی۔
۲۰	جناب مولانا مولوی صاحبزادہ محمد چراغ صاحب سجادہ نشین چکوڑی بھیلووال گجرات۔
۲۱	جناب مولانا مولوی غلام محمد صاحب بگوی نقشبندی امام مسجد جامع شاہی لاہور۔
۲۲	جناب مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری شیر پنجاب فاتح قادیان۔
۲۳	جناب مولانا مولوی محمد علی صاحب واعظ۔
۲۴	جناب مولانا مولوی عبد اللہ صاحب سجادہ نشین ساکن جالو ضلع ہزارہ۔
۲۵	جناب مولانا مولوی محمد نور الحق صاحب ساکن ضلع پشاور۔
۲۶	جناب مولانا مولوی محمد ذاکر صاحب بگوی اول مدرس مدرسہ حمیدیہ انجمن حمایت اسلام لاہور۔
۲۷	جناب مولانا مولوی حافظ احمد الدین صاحب ولد مولوی سعید الدین صاحب۔
۲۸	جناب مولانا مولوی محمد [illegible] صاحب امام مسجد طلائی لاہور۔
۲۹	جناب مولانا مولوی ابو محمد احمد صاحب لاہور [illegible]۔
۳۰	جناب مولانا مولوی محکم الدین صاحب لاہوری۔
۳۱	جناب مولانا مولوی محمود الدین صاحب مہتمم مدرسہ اسلامیہ [illegible]
۳۲	جناب مولانا مولوی احمد الدین صاحب [illegible] ضلع جہلم۔
۳۳	جناب مولانا مولوی حافظ سراج الدین صاحب ساکن گولڑہ [illegible]۔
۳۴	جناب مولانا مولوی حافظ احمد علی صاحب بٹالوی۔
۳۵	جناب مولانا مولوی نور احمد صاحب پسروری۔
۳۶	جناب مولانا مولوی حافظ جمال الدین صاحب لاہوری۔
۳۷	جناب مولانا مولوی حافظ محمد حسین صاحب امام مسجد [illegible] لاہور۔
۳۸	جناب مولانا مولوی انوار احمد صاحب ضلع فیروزپور۔

مختلف فرقوں میں فساد عناد بڑھانا چاہتا ہے۔ اسلئے آیندہ کو کل اہل اسلام مرزا قادیانی یا اسکے حواریوں کی کسی تحریر کی پرواہ نہ کریں اور نہ اُن سے مخاطب ہوں۔ اور نہ انھیں کچھ جواب دیں کیونکہ اسکے عقائد وغیرہ بالکل خلاف اسلام ہیں۔ جس قدر وقت نے گنجائش دی اور دستخط کرانیوالے کی واقفیت نے تقاضا کیا مندرجہ ذیل علماء کرام و مشایخ عظام کے دستخط بطور تصدیق بیان روئداد ہذا کے حاصل کر لیے گئے۔

۱ جناب ابو سعد حضرت خواجہ مولانا محمد عبد الخالق صاحب سجادہ نشین جہان خیلان بن حضرت خواجہ قادر بخش صاحب شمس عرفانی رحمۃ اللہ علیہ۔

۲ جناب مولانا مولوی عبد الجبار صاحب محدث بن مولانا مولوی سید محمد عبد اللہ صاحب غزنوی

۳ جناب مولانا مولوی مفتی محمد عبد اللہ صاحب ٹونکی۔

۴ جناب صاحبزادہ مولانا سید عبد القاہر صاحب سجادہ نشین باچہ خیلان ضلع پشاور۔

۵ جناب صاحبزادہ مولانا عبد العزیز صاحب سجادہ نشین چاچڑ شریف ضلع [illegible]

۶ جناب مولانا مولوی عبد الاحد خان صاحب خانپوری۔

۷ جناب حافظ عبد المنان صاحب وزیر آبادی۔

۸ جناب مولوی احمد الدین صاحب سکنہ بھوئی ضلع راولپنڈی۔

۹ جناب مولانا مولوی حافظ نور احمد صاحب ملتانی مشیر اول مدرسہ انوار الرحمانی۔

۱۰ جناب مولانا مولوی شاہ عبد العزیز صاحب باغبان پوری۔

۱۱ جناب مولانا مولوی میر محمد عبد اللہ صاحب پشاوری

۱۲ جناب مولانا مولوی محمد یوسف صاحب سکنہ بھوئی ضلع راولپنڈی۔

۱۳ جناب مولانا مولوی عبد الحق صاحب محدث غزنوی۔

۱۴ جناب مولانا مولوی محمد شریف سکنہ بھیکووال ضلع گجرات۔

۱۵ جناب مولانا مولوی غلام مصطفےٰ صاحب ایم۔ او۔ ایل پروفیسر عربی و فارسی گورنمنٹ کالج لاہور۔

۱۶ جناب مولانا مولوی غلام احمد صاحب اول مدرس دار العلوم انجمن نعمانیہ لاہور۔

بیٹھے بزرگان دین و معززین اسلام کے نام نامی اپنی تحریرون مین شایع کرکے انھین مخاطب کرنے سے باز رہین - کیونکہ ایسی تحریرون سے بجز عامہ خلائق مین بد امنی پھیلنے کے اور کچھ حاصل نہین - ہم اون فضول اور لچر تحریرون کے جواب دینے سے حسب ہدایت جلسہ اہل اسلام لاہور مجبور ہین اور انھین اب اختیار ہے کہ وہ ناحق بے گناہ کاغذون کو اپنے نامہ اعمال کی طرح سیاہ کرکے جس قدر چاہین زمانہ مین رسوائی اور ذلت حاصل کرین -

بعد اختتام جلسہ دفتر دار العلوم نعمانیہ مسجد شاہی لاہور مین صاحبان ذیل کی رائے سے یہ تجویز ہوا -

کہ جلسہ ہٰذا کی تمام کارروائی طبع کراکے عموماً پبلک[1] اور خصوصاً اہل اسلام کے اطلاع کیلیے شائع کردیجاے - چنانچہ بوجہ طوالت سب بزرگون کا نام نامی تو درج کرنے سے متعذر رہا صرف ۲۱ حضرات معززین و سربرآوردہ رؤساے عظام حاضرین جلسہ کے نام حسب ذیل درج کیے جاتے ہین جو جملہ تعداد اون بزرگان دین علماے کرام و مشایخ عظام سابقاً نام بنام ۵۹ صفحہ گذشتہ مین درج ہوچکے ہین - اور اب یہ ۲۱ رؤساے اولو العزم کا نام شامل کرنے سے پورے ۸۰ حضرات کا نام زیب روئداد ہوتا ہے جسمین علماے کرام نمبر ۲ و نمبر ۳ صفحہ ۲۹ روئداد ہٰذا خود مرزا خاموش (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) کے تجویز کردہ حکم بحمدہ تعالیٰ شانہ موجود ہین - اب مرزا کے فرار وزی اور بزدلانہ کمزوری کا فیصلہ اس روئداد سے بڑھکر برادران اسلام کو خصوصاً اور پبلک کو عموماً نہین مل سکتا اور نہ ایسی مفت شہادت مرزا کی سفیہانہ ذلت اور رسوائی بمفت ہاتھ آسکتی ہے -

۱ عالیجناب لفٹنٹ کرنل راجہ محمد عطاء اللہ خان صاحب بہادر سابق سفیر کابل و حال آنریری مجسٹریٹ اول رئیس اعظم وزیرآباد و پریسیڈنٹ انجمن نعمانیہ لاہور -

[1] اس غرض سے کہ عموماً پبلک مرزائی دجل اور بدعہدی اور فریبانہ بیچال سے واقف ہوجاے - اور خود مرزائیونکو بھی انکے امام و مسیح قادیانی کی کامیابی اور کرشمی معلوم ہوجائین کہ اس قسم کا جھوٹا مسیح اگر دنیا مین مان لیا جائے تو اوسکے پیروی کرنے والے کو راستی اور صداقت سے کسقدر بعد ہوجائیگا فافہم و تدبر و اسے -

گر ہمین مکتب ست و این مرشد ۔ کار طفلان خراب خواہد شد ۱۲

۳۹ | جناب مولانا مولوی احمد علی صاحب سیالکوٹی۔
۴۰ | جناب مولانا مولوی خلیفہ عبدالرحیم صاحب واعظ انجمن حمایت اسلام لاہور۔
۴۱ | جناب مولانا مولوی عبداللہ صاحب مدرس مدرسہ دارالعلوم نعمانیہ لاہور۔
۴۲ | جناب مولانا مولوی شہاب الدین صاحب مرالہ والہ۔
۴۳ | جناب مولانا مولوی محمد عبدالکریم صاحب مدرس مدرسہ اسلامی کالرا۔
۴۴ | جناب مولانا مولوی محمد فضل حق صاحب ضلع پشاور۔
۴۵ | جناب مولانا مولوی حضرتنا خلیفہ شاہ عزیز الدین صاحب پشاوری۔
۴۶ | جناب مولانا مولوی عبداللطیف صاحب مجھنی علاقہ افغانستان۔
۴۷ | جناب مولانا مولوی عبدالعزیز صاحب جائنٹ سکریٹری انجمن حمایت اسلام لاہور۔
۴۸ | جناب مولانا مولوی نورالدین صاحب امرتسری۔
۴۹ | جناب مولانا مولوی علی محمد صاحب ناظم التعلیم انجمن حمایت الاسلام لاہور اسسٹنٹ سکرٹری۔
۵۰ | جناب مولانا مولوی شفیق الرحمان صاحب لاہوری۔
۵۱ | جناب مولانا مولوی سید حسن صاحب مدرس مدرسہ اسلامی راولپنڈی۔
۵۲ | جناب مولانا مولوی غلام ربانی صاحب ساکن بہولی۔
۵۳ | جناب مولانا مولوی سید لعل صاحب صوفی ضلع ہزارہ۔
۵۴ | جناب مولانا مولوی فتح علی صاحب ریاست جموں۔
۵۵ | جناب مولانا مولوی امیر حمزہ صاحب ساکن بہولی ضلع راولپنڈی۔
۵۶ | جناب مولانا مولوی جمال الدین صاحب راولپنڈی۔
۵۷ | جناب مولانا مولوی ولی احمد صاحب ضلع ہزارہ۔
۵۸ | جناب مولانا مولوی احمد الدین صاحب ساکن جواہر تحصیل چکوال۔
۵۹ | جناب مولانا مولوی احمد علی صاحب واعظ دہلوی وغیرہ وغیرہ۔

تنبیہ۔ مرزا غلام احمد صاحب اور اونکے حواریوں کو واجب ہے کہ وہ خواہ مخواہ گھر بیٹھے

۱۹ جناب محمد ابراہیم صاحب قزلباش رئیس لاہور۔

۲۰ جناب مولوی محبوب عالم صاحب مالک پیسہ اخبار لاہور شریف۔

۲۱ جناب حاجی ملا عبدالکریم صاحب سوداگر پشاوری۔ وغیرہ وغیرہ۔

ان رؤساے عظام کے علاوہ تمام حاضرین جلسہ جنکی تعداد ۸ ہزار سے کم نہین اور دس ہزار سے زائد ہوگی کل اشخاص ان تحریرون مین شریک راے اور مرزا کے بزدلانہ فرار و روزہ اور شرمناک ذلت و رسوائی کے شاہد ہین اور مین حلفاً یقین دلاتا ہون اور باور کراتا ہون کہ روئداد کا ایک حرف بھی راستی اور صداقت سے باہر نہین ہے اور نہ مرزائی کی طرح کوئی جھوٹ کی اس مین آمیزش ہے۔ بلکہ نہایت احتیاط سے مبالغہ آمیز تحریر سے بھی پاک و صاف ہے وکفی باللہ شہید

التماس

بخدمت جمیع صاحبان دیگر مذاہب خصوصاً آریہ سماج

چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد وغیرہ بالکل خلاف اسلام ہین اسلیے آپ صاحبان کو اطلاع دیجاتی ہے کہ آیندہ مرزا کی کسی تحریر یا تقریر یا الہام وغیرہ کو یا اوسکی بد زبانی کو مد نظر رکھکر اہل اسلام کو مخاطب نہ فرماوین بلکہ مرزائی جماعت کو مخاطب کرین کیونکہ مرزا اور اوسکے پیرو جیسا اہل اسلام کا مخالف ہے دیگر مذاہب کا مخالف بھی ہے اسلئے اسکے کسی جملے سے آپ مسلمانون پر کوئی اعتراض نہ فرماوین بلکہ اوسی کو اپنا نشانہ بنائیں۔

صاحبان اڈیٹران اخبارات و رسالجات

جنکی خدمت مین یہ روئداد پہونچے وہ ضرور اسے اپنے قیمتی پرچون مین جگہ دیکر ہم قادیان اسلام کو مشکور فرماوین نیز شائقین سے بھی امید ہے کہ وہ بعد ملاحظہ خود اس روئداد کے مشتہر کرنے مین حتی الوسع دریغ نہ فرماوین بلکہ ضروریات دین سمجھکر اسکی اشاعت و تقسیم مین سعی فرماکر مستحق حسنات ہون حضرت سید نبینا محمد مصطفےٰ و حضرت شیر خدا علی مرتضیٰ حضرات امامین الہامین سیدنا الحسن والحسین علیہم الصلوٰۃ والسلام کی روح پر فتوح کو خوشنود فرماوین۔

ابو سعد محمد عبدالرزاق سجادہ نشین جہان آباد ابن خواجہ خواجگان حضرت خواجہ قادر بخش عفی عنہ

۲ جناب چودھری محمد سلطان خان صاحب (بیرسٹر ایٹ لا) میر منشی کابل۔

۳ جناب مرزا محمد ظفر اللہ خان صاحب مجسٹریٹ درجہ اول لاہور

۴ جناب سید میر احمد شاہ صاحب نقشبندی پلیڈر چیف کورٹ پنجاب راولپنڈی (یعنی وکیل ہائی کورٹ پنجاب)۔

۵ جناب منشی محمد علی صاحب چشتی مالک رفیق ہند لاہور

۶ جناب میاں سراج الدین صاحب جنرل بک مرچنٹ و رئیس لاہور۔

۷ جناب ڈاکٹر حکیم غلام نبی صاحب سابق میونسپل کمشنر لاہور

۸ جناب خلیفہ عماد الدین صاحب انسپکٹر مدارس۔

۹ جناب میاں تاج الدین صاحب کوٹھی دار رئیس لاہور۔

۱۰ جناب منشی شمس الدین صاحب سابق مالک و مہتمم مطبع شمس الہند لاہور۔

۱۱ جناب حکیم سلطان محمود صاحب راولپنڈی۔

۱۲ جناب ابو الفیض محمد حسن صاحب فیضی (علماء کی فہرست میں انکا نام درج ہے)

۱۳ جناب خواجہ کریم بخش صاحب سیٹھی و رئیس اعظم ہے

۱۴ جناب سردار بہادر سید امیر علی شاہ صاحب سی ایس آئی (آنریری اے ڈی کانگ بہادر لاٹ صاحب)۔

۱۵ جناب مولوی شمس الدین احمد صاحب مختار چیف کورٹ پنجاب و سکرٹری انجمن نعمانیہ لاہور

۱۶ جناب مولوی نواب الدین صاحب مختار کار سردار غلام محمد خان صاحب رئیس اعظم ضلع ہزارہ۔

۱۷ جناب حافظ چراغ الدین صاحب سوداگر بازار انجمن نعمانیہ لاہور

۱۸ جناب میاں الطاف حسین صاحب رئیس لاہور

۱؎ جو لوگ ... چھپیں ... پانسو روپیہ کی تھیلی سے یہ الہام سنا کر برس روز کے اندر لڑکا ہوگا اور نذر دستی تاریخ الہام کی لکھوالی۔ مگر آج تک ... (دیکھو رسالہ ... مطبوعہ دہلی) ۱۲

اسکا ثبوت اس کی رو داد سے کامل طور سے ہوتا ہی اور مولانا مولوی نذیر حسین صاحب محدث دہلوی سے مناظرہ
کا اعلان دیا اوسکا انجام بھی یہی ہوا مولوی محمد بشیر صاحب سے مناظرہ شروع کرکے اوس سے فرار کیا اوسکے بعد جو
چاہا لکھکر مشتہر کردیا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اونکی پیشین گوئی کے پرتال کے لیے قادیان گئے اور
باوجود نہایت دعوے کے سامنے نہ آئے غرض کہ حق طلب حضرات کیلئے یہ نظیرین ا نکے جھوٹے ہونیکے نہایت واضح دلیل ہین
اونکے بعد اللہ تعالی نے ایک اہل کمال صاحب کو اظہار حق کیلئے متعین کردیا اونھوں نے متعدد رسالے لکھے و لکھ رہے ہین سنا گیا کہ خلیفۃ
المسیح صاحب ونکا پہلا رسالہ دیکھکر اونپر یہ الہام و تراکم کچھ مت لکھو اپنا کام کئے جاؤ۔ یہ الہام خلیفہ صاحب کو ہونا ضرور تھا
کیونکہ ایسے اہل کمال بزرگ کو اسطرف توجہ ہوئی ہی کہ اونکے فضل و کمال ور اونکی ورتحریر سے خلیفہ صاحب خوب واقف ہین اسلئے
جواب سے اونکی ہمت قاصر ہوگئی اور سکوت کا عمدہ عذر کیا اور الہام تو ہر ایک کو ہوتا ہے قرآن مجید مین ارشاد ہے فَأَلْهَمَهَا
فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا" اب میری خیر خواہی اس بات پر آمادہ کرتی ہے کہ آپکو ان رسائل کے ناموں سے اطلاع
دون جو مرزا صاحب کی غلطی کے اظہار مین لکھی گئی ہین آپ اونھین ضرور ملاحظہ کرین۔ یہ رسالے اگرچہ
مختصر ہین ہر ایک کے نیچے اوسکے صفحونکی تعداد لکھ دیگئی ہی مگر مرزا صاحب کے واقعی حالت بیان کرنے
کے لیے نہایت کافی ہین۔

نمبر شمار	نام کتاب	مختصر کیفیت
۱	فیصلہ آسمانی در باب	اسوقت تک اسکے تین حصہ لکھے گئے ہین اسکا طرز تحریر اور قوت بیانی بینظیر ہی۔
۲	مسیح قادیانی صفحات دو حصہ ۱۳۲ تیسرا حصہ ان دونون سے بڑا ہے	اسمین مرزا کے اقوال ہی سے مرزا صاحب کا فیصلہ کردیا ہی نہایت قابل دید ہی مخصوص تیسرا حصہ ابتک دو حصے طبع ہوچکے ہین قیمت پہلے حصہ کی ۳ دوسرے کی ۲ ہے۔
۳	تتمہ فیصلہ آسمانی حصہ اصفحے ۷۳ قیمت ۱؍	منکوحہ آسمانی سے نکاح ہین نانے کے جو غلط وجوہات مرزا صاحب اور اونکے خلیفہ نے کیے ہین اونکی غلطی کا اظہار ہی ۲؍
۴	تنزیہ ربانی صـ ۴۴ قیمت ۲؍	فیصلہ کے دوسرے حصہ مین جو مرزا صاحب کی پیشین گوئی غلط ثابت کی ہی اوسکا جواب قادیان سے نکلا تھا اوسکا محققانہ رد ہے۔
۵	معیار صداقت صـ ۱۶ قیمت ۱؍	یہ بھی اوسی جواب کا رد ہی مگر مختصر اور دوسرے طرز سے۔
۶	دعاے مرزا صـ ۳۲	یہ مختصر رسالہ مرزا صاحب کے صدق کذب کی کسوٹی ہے۔
۷	شہادت آسمانی صـ ۴۴	مرزا صاحب نے بڑے شد و مد سے سنہ ۱۳۱۲ھ کے گہنونکو اپنے مہدی ہونیکی دلیل ٹھہرایا

شمس عرفانی رحمۃ اللہ علیہ۔

۲ سردار بہادر سید امیر علی شاہ رسالدار میجر آنرری آف مرت درباری لاٹ صاحب بہادر۔

۳ سید میر احمد شاہ نقشبندی پلیڈر چیف کورٹ پنجاب۔

۴ مفتی حکیم سلیم اللہ محافظ دفتر فنانشیل کمشنر بہادر پنجاب۔

۵ حاجی عبد الصمد میونسپل کمشنر لاہور۔

۶ مولوی عبد العزیز مصحح دفتر رجسٹرار سررشتہ تعلیم گورنمنٹ پنجاب و اڈیٹر رسالہ انجمن حمایت اسلام لاہور۔

۷ حافظ محمد الدین تاجر کتب مالک و مہتمم کارخانہ مصطفائی پریس لاہور۔

ضروری گذارش

حق پسند حضرات نے روئیداد ملاحظہ کر کے مرزا صاحب کے دعوؤں کی حالت اجمالی طور پر معلوم کی ہوگی۔ مین نہایت سچائی اور مسلمانوں کی خیر خواہی سے کہتا ہون کہ مرزا صاحب کے تمام دعوؤں کی یہی حالت ہی۔ جس بات کا دعوی اونکے خیال مین آگیا اوسے بڑے زور کرتے ہین اور اوسکے ساتھ لاجوابی کا دعوی بھی نہایت ہی زور و شور سے کر بیٹھتے ہین کہ ضعیف القلب حضرات تو خواہ مخواہ کم و بیش خوف زدہ ہوجاتے ہین۔ اور قوی القلب اور متین بزرگ بیہودہ سمجھکر خاموش رہتے ہین۔ مرزا صاحب کے دعوے جو بڑے زور شور سے ہوتے ہین اسکی کئی وجہ معلوم ہوتی ہین۔ ایک یہ کہ جو بات نہایت زور کے دعوےکے ساتھ بار بار کی جاے گو کیسی ہی ہو مگر بہت دلون مین کم و بیش اوسکا اثر ہوتا ہی تحقیقات جدیدہ نے اِسکو ثابت کر دیا ہے۔ دوسری یہ کہ اونھین علماے اہل اسلام اور حضرات صوفیاے کرام کے مزاج کی حالت معلوم ہی کہ ایسے شخص سے وہ خطاب کرنا پسند نہین کرتے جیسے مرزا صاحب سخت گو اور نہایت بیباک ہین جنھین خدا اور رسول اور کتاب خدا پر صریح جھوٹ باندھنے مین تامل نہین ہوتا تیسرے یہ خیال کرتے ہین کہ ہماری دھمکی اور زور کے دعوے سے اگر دبگئے یا اپنی متانت کیوجہ سے توجہ نکی تو عوام پر پورا اثر ہوگیا اور ہماری صداقت اونکے ذہن نشین ہوگی اور اگر کوئی ضرورت خیال کر کے سامنے آگیا جیسے اتفاقاً پیر صاحب سامنے آگئے تو ٹالدینا اور کوئی عذر حیلہ کر کے بات بنا دینا کوئی مشکل بات نہین ہی کیونکہ سلطان القلم کہلاتے ہین

نمبر شمار	نام کتاب	مختصر کیفیت
		پیش کیا تھا اوسکی غلطی اظہر من الشمس کے ہو لائق دید ہو قیمت ۲
۸	حقیقۃ المسیح صہ ۲۴ قیمت ۴	متعدد دلیلون سے مرزا صاحب کے دعووں کی غلطی نہایت عمدہ تقریر سے کیگئی ہے مختصر ہو مگر بڑے دفتر کا خلاصہ ہو حق پسند حضرات ضرور ملاحظہ فرماوین۔
۹	معیار المسیح صہ ۲۶	آیات قرآنیہ سے مرزا صاحب کے کذب کا ثبوت ہو قیمت ۲
۱۰	آئینہ قادیانی صہ ۱۲	مرزا صاحب کے اصلی حالات کا نمونہ قیمت ۱
۱۱	تنبیہ قادیانی صہ ۲۷ قیمت ۱	منشی محمد صادق اڈیٹر بدر کے تحریر مہذب کا پر لطف جواب ہو
۱۲	مسیح کاذب صہ	مرزا صاحب کی دو درجن پیشینگوئیان ہین اور انکے اقوال کی غلطیان ثابت کی ہین۔
۱۳	تائید ربانی بر ہزیمت قادیانی صہ	ملک منصور کے رسالہ نصرت یزدانی کا دندان شکن جواب ہو قیمت
۱۴	شہادت ثاقب صفحہ	برق آسمانی کا نہایت محققانہ اور دندان شکن جواب ہو قیمت
۱۵	تذکرہ حضرت یونسؑ صفحہ	حضرت یونسؑ واقعی تذکرہ بیان کرکے مرزا صاحب کی عظیم الشان غلطی دیکھائی ہے قیمت
۱۶	ایک ہمدرد مخلص کی فریاد رسی صفحہ قیمت	نہایت محققانہ اور مہذبانہ جواب ہو رسالہ حق طلب کے فریاد کا جسکے عنوان میں تمثیل ہے اور ہمدرد مخلص لکھا ہے۔
۱۷	تشئید المبانی لرد القادیانی صفحہ قیمت	یہ رسالہ مولانا ابو محمد عبد اللہ صاحب نے نہایت قابلیت سے حضرت مسیح کے حیات و وفات کی تحقیق لکھا ہے۔

ان مین سے آخر کے پانچ رسالہ ابتک طبع نہین ہوئے ہین۔ یہ متفرق رسالے با وجود الحمد للہ عرصہ مناظرہ شہر مونگیر کے بعد لکھے گئے ہین۔ اور اس سے پہلے جو رسالے مرزا صاحب کے بعض مریدان اراتباب سے لکھے ہین یا اونکے قرب وجوار کے علما نے اونکی فہرست کے اظہار حق وغیرہ مین مشتہر ہوچکے ہین غرضکہ یہ کتابین صرف حضرت مسیح کی حیات کا ثبوت ہے اور مرزا کی دلیلون کو غلط ثابت کیا ہے۔

واللہ الموفق والمعین ونسئل اللہ الہدایۃ لجمیع الخلائق اجمعین آمین۔

۸	تنزیہ ربانی قیمت ۲ر	مدرسہ قادیان یعنی خلیفۃ المسیح صاحب کے دربار سے جو ۲ فیصلہ کے بعض مضمون کا جواب نکلا تھا اوسکے دو جواب اہل حق کیطرف سے شائع ہوئے ایک مفصل دوسرا مختصر
۹	معیار صداقت قیمت ار	
۱۰	تنبیہ قادیانی ار	مرزا صاحب کے بڑے صحبت یافتہ اڈیٹر اخبار بدر نے بے تہذیبی سے کچھ لکھا تھا اوسکا کافی جواب ہے۔
۱۱	مسیح کاذب ۳ر	اسمین دو درجن جھوٹی پیشینگوئیان مرزا صاحب کی لکھکر اونکی حالت دیکھائی ہے۔
۱۲	تائید ربانی بر ہزیمت قادیانی ۲ر	نصرت یزدانی کا جواب ہے۔
۱۳	تذکرہ یونس ابھی طبع نہین ہوا	حضرت یونسؑ کا سچا واقعہ ذکر کرکے مرزا صاحب کا کذب ظاہر کیا ہے۔
۱۴	شہادت ثاقب ابھی طبع نہین ہوا	یہ لائق دید رسالہ برق آسمانی کا دندان شکن جواب ہے۔
۱۵	ایک ہمدرد مخلص کی فریادرسی ابھی طبع نہین ہوا	اسمین ماسٹر عبد المجید صاحب کے خط کا محققانہ مفصل قابل دید جواب ہے۔
۱۶	حق طلب کی سچی فریاد زیر طبع	اسمین ماسٹر عبد المجید صاحب کا دوسرا خط ہے اور اوسپر تقریظ اور مختصر نوٹ ہین ماسٹر صاحب کا یہ خط قابل دید ہے
۱۷	حق نما	یہ وہی رسالہ ہے جو آپ کے پیش نظر ہے۔

یہ رسائل جدید تالیف ہین۔ اور افادۃ الافہام جواب ازالہ اوہام۔ الذکر الحکم الہامات مرزا وغیرہ بہت کتابین مرزا صاحب کے حالات مین لائق دید ذیل کے پتہ سے مل سکتی ہین۔

شہر مونگیر محلہ مخصوص پور مولوی حاجی سید عبد الرحمن صاحب عظیم آبادی ساکن مونگیر